REGD E.P. No 67

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ رمارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ — طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ (الفضل)

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت نواب عبد اللہ خاں صاحب، حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب اور مکرم مولوی برکات احمد صاحب کی صحت کاملہ کے لئے بھی احباب دعا فرماویں۔

لنڈن ۱۸ رمارچ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے اہل و عیال بذریعہ ہوائی جہاز ٹانگانیکا (ڈیگوسٹ) کے لئے روانہ ہوگئے۔

ربوہ ۲۴ رمارچ۔ جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت مورخہ ۲۴ مارچ کو ۲ بجے بعد دوپہر اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمدللہ۔ اس میں مشرقی و مغربی پاکستان، مغربی افریقہ، انڈونیشیا، ڈچ گی آنا، چین اور ٹرینیڈاڈ کے چار سو نمائندگان نے شرکت کی۔ رپورٹوں کے علاوہ دیگر مصروفیات انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ پرچہ میں شائع ہونگے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ شوریٰ کے ہر اجلاس میں رونق افروز رہے اور ساری کارروائی حضور انور کی نگرانی و رہنمائی میں ہوئی جلسہ اللہ مجلس شوریٰ امسال تعلیم الاسلام کالج کے نئے تعمیر شدہ ہال میں ہوئی۔

جلد ۶ || ۲۸ امان ۱۳۳۶ ہش — ۲۷ شعبان ۱۳۷۶ھ — ۲۸ مارچ ۱۹۵۷ء نمبر ۱۳

ہندو قوم کا اسلام کی طرف رجحان

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان)

(۲)

(۱۲) اسلام نے صحیح جمہوریت کی بنیاد ڈالی ہے۔ اور اس پر عمل کر کے دنیا کو دکھائی دیا ہے۔ اس نے اس کے لئے صحیح و مفید اصول پیش کئے ہیں۔ مثلاً انتخاب کے طریق کو اس نے پسند کیا ہے اور اپنے ووٹ کا صحیح استعمال کرنے کی تاکید کی ہے۔ ان تؤدوا الامانات الی اھلھا کا حکم دے کر اس نے ان تمام بے ضابطگیوں کے دروازے بند کر دیئے اور ہر شخص کو حکم دیا ہے کہ وہ کسی لالچ یا جبر وغیرہ کے ذریعہ سے اپنے ووٹ کو ضائع نہ کرے بلکہ اسے صحیح طور پر استعمال کرے گا۔ ملک و قوم آگے قدم آگے بڑھانے کا موقع ہے۔ اب ہندو قوم نے بھی اس طریق کو صحیح قرار دے کر اختیار کر لیا ہے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ووٹ کے صحیح استعمال کے متعلق نہ صرف کافی زور دیا جاتا ہے بلکہ پورے طور پر اس کی نگرانی کی جاتی ہے۔ اور یہ کوشش کی جاتی ہے۔ اور یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ ہر ووٹر اپنا ووٹ درست طور پر استعمال کر کے ملک کو سیاست کی صحیح لائنوں پر چلنے کے لئے مجبور کرے۔ پس یہ اسلام کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ جسے مشرق و مغرب نے پورے طور پر اختیار کر لیا ہے۔ ہاں کچھ خامیاں اور کچھ ہوشیاریاں ہیں جو اپنے وقت پر دور ہو جائینگی اور دنیا صحیح معنوں میں اپنی اصلی جمہوریت کی طرف پلٹا کھائے گی۔

(۱۳) دنیا میں سچی طہارت و پاکیزگی کرنے کے لئے پردہ نہایت ضروری اور کار آمد چیز ہے۔ ہندو قوم بھی اسلام کے اثر کے نیچے اسے اختیار کئے ہوئے تھی اور اس کے عمدہ نتائج سے اس کو گراں بہا فائدہ پہنچ رہا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ اب وہ یورپ کی تقلید کی طرف مائل ہو رہی ہے اور اس میں سے پردہ کا رواج اٹھ رہا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ گو یورپ اپنی زبان سے اس کا اقراری نہ ہو اور بے پردگی کو ترجیح دیتا چلا جا رہا ہو۔ مگر اس کے تمدن کی تباہی نے اسے سخت پریشان کر رکھا ہے۔ اور وہ پیش آمدہ حالات سے سخت نالاں ہے۔ تجربہ شدہ چیز کو تجربہ کرنا سراسر نادانی و حماقت ہے۔ ہنود کا سمجھدار طبقہ ابھی سے اس کے آئندہ ظاہر ہونے والے خطرات اور تباہ کن اثرات کو بھانپ رہا ہے۔ مگر بے بس ہے کچھ نہیں کر سکتا۔ ترک پردہ کی وجہ سے آئے دن یہاں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں جو ہندو قوم کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ ہم اپنے برادران وطن کو یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اس بارہ میں یورپ کے تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو اتھاہ گڑھے میں گرنے سے بچائیں ورنہ مغرب کی طرح ان کا بھی برا حشر ہوگا۔ مگر پھر کیا ہووت جبکہ چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

(۱۴) اسلام نے شادی کی تقریب کے لئے کوئی خاص پابندیاں مہر کے علاوہ عائد نہیں کیں۔ اسلام نے اسے ہر طرح غیر مناسب رسوم سے آزاد و پاک رکھا ہے اور یہ ایک بہت بڑی تمدنی سہولت ہے۔ جو اسلام کے پیروؤں کو حاصل ہے۔ مہر کے متعلق بھی اس نے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ حسب حیثیت ہو۔ لیکن برخلاف اس کے ہندو قوم میں ایسی خطرناک رسوم شادی کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہیں۔ جنہوں نے ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ مثلاً جہیز وغیرہ کے طریق نے ایسی خطرناک صورت اختیار کر لی ہے کہ عوام کو اپنی لڑکیوں کی شادیوں میں سخت وقت کا سامنا پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ اس وجہ سے سخت پریشانی میں مبتلا ہیں۔ بعض لڑکیاں ان پریشانیوں کی وجہ سے خودکشی کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہیں۔ اب ہمارے ہندو بھائی اس کا حل سوچنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ان کی نظر اب اس طرف اٹھنے لگی ہے کہ وہ اس جنجال سے نجات پا دیں۔

تعدد ازدواج کے مسئلہ کو ہندو قوم کے اکابر پرانے زمانہ میں کاربند تھے۔ مگر بعد میں اسے ترک کر بیٹھے اور ابھی تک وہ بظاہر اس کی طرف مائل نہیں ہو رہے۔ لیکن فطرت کی آواز اور آزادی کی رو ان کو اس طرف لا رہی ہے یہی حال طلاق کے مسئلہ کا ہے در پردہ آہستہ آہستہ ذہنیت اس کے لئے بھی تیار ہو رہی ہے۔ گو اس قوم کے ایک حصہ نے نیوگ جیسی شرمناک تعلیم گھڑ کر اور اسے اختیار کر کے اپنی قوم کو عمیق گڑھے میں گرانے کی کوشش کی ہے۔ مگر ضمیر کی آواز اس کے سخت خلاف ہے۔ یہ مسئلہ تمدن اور روحانیت و پاکیزگی و اخلاق و شرافت کی جڑھ پر ایک تبر ہے۔ اکثر طبائع اس کا ذکر سننا بھی گوارا نہیں کرتیں۔ نیوگ دراصل تعدد ازدواج خلع اور طلاق کی صحیح لائن اختیار نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ گو منہ سے دنیا ان تینوں کا انکار کرے مگر عملاً اس نے ان کو اختیار کر رکھا ہے۔ پس وقت آتا ہے کہ مغرب کی طرح ہمارے ہند کو بھی اسلام کے ان احکام کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑیں گے اور وہ ان کے متعلق بھی اسلام کی تعلیم کو سراہیں گے۔

ہم اپنے ہندو بھائیوں کو نہایت ہمدردی شفقت اور پریم سے بتلانا چاہتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے مذکورہ بالا کئی امور میں اپنے مذہب سیاست یا تمدن وغیرہ میں شکست کا اعتراف کرتے ہوئے اسلام کی برتری اور افضلیت کا لوہا مان لیا ہے۔ اسی طرح اگر وہ اسلام کے دیگر احکام و تعلیمات کا پوری توجہ سے مطالعہ کر کے ان پر ٹھنڈے دل سے غور و تدبر کریں گے۔ تو انہیں ہماری بات کی تصدیق کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ وہ قرآن کریم کے متعلق اسی نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوں گے کہ اسلام کی ساری ہی تعلیم انسان کیلئے آب حیات یا تاریک دلوں کے لئے چمکتا ہوا سورج یا حیات انسانی کے لئے مکمل ضابطہ عمل یا گم گشتگان دشت کے لئے ایک نہایت قابل راہنما ہے۔

اگر کسی کو یہ خیال گذرے کہ ایسی تعلیم کے مطابق کوئی مطابق یا سوسائٹی بھی ہونی چاہیئے جو ان کیلئے اسلام کا اصل نمونہ پیش کر سکے اور جس میں وہ منشا تعلیم قوت موجود ہو ایسی تعلیم کی حامل جماعت میں ہونی ضروری ہے۔ تو ہم انہیں بتاتے ہیں کہ یہ انکی خوش قسمتی ہے کہ ایسی جماعت ان کے سامنے موجود ہے اور پھر خود انکے اپنے ملک کے اندر موجود ہے۔ اور اس کا مرکز بھی یہیں ہے۔ عملاً ہماری سوسائٹی ان کی سوسائٹی سے بہتر رنگ رکھتی ہے۔ کیا بلحاظ اخلاق کے اور بلحاظ تنظیم کے اور کیا بلحاظ دیگر امور کے اس جماعت کی تنظیم ایسی ہے کہ اس سے بالا اور کوئی تنظیم ہو ہی نہیں سکتی اور نہ ہی کہیں ہے۔ یہ تنظیم افراد جماعت بالخصوص کمزوروں کے حقوق کی حفاظت کے لحاظ سے مغربی اقوام کے ظاہری جمہوری نظام سے اعلیٰ ہے۔ اور قومی مفاد اور قوت عمل کی حفاظت کے لحاظ سے ڈکٹیٹر شپ سے کہیں بہتر ہے۔ اس جماعت کا خلافتی نظام اور تنظیم تمام قسم کے سیاسی نظاموں سے اعلیٰ اور افضل اور زیادہ مضبوط اور طاقتور ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کے سیاسی حالات و واقعات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بعض ضروری کاموں اور سرعت عمل کے پیش نظر اختیارات کا ایک مرکزی مقام میں جمع ہونا اشد ضروری ہے (باقی ...)

ملک صلاح الدین ایم اے پبلشر نے ماما آرٹ پریس امرت سر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

تبلیغی دورہ جنوبی ہند

مکتوب مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ تبلیغی دورہ جنوبی ہند اپنا دورہ جنوبی ہند مکمل کرتے ہوئے بنگلور۔ میسور سے ہوتا ہؤا مدراس ۷ مارچ ۱۹۵۶ء بوقت ۸ بجے رات مدراس وارد ہؤا۔ جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ جماعت کے ہر فرد بلکہ ہر ایک بچے نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے گلے میں گلاب کے پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور سٹیشن کا اسٹیشن نعرہ تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد زندہ باد۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی جے کے نعروں سے گونج اُٹھا۔ مدراس میں حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے حسب ذیل ساتھیوں کے ساتھ وارد ہوئے

(۱) مولوی محمد سلیم صاحب (۲) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر (۳) مولوی مبارک علی صاحب (۴) مولوی شریف احمد صاحب امینی اور آزاد نوجوان صاحب اپنے علیہ مدراس کے انتظامات کے لئے ۳ مارچ کو ہی مدراس پہنچ چکے تھے۔ اس کے علاوہ حیدرآباد دکن سے سیٹھ یوسف الدین صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ عائشہ سلطانہ بیگم صاحبہ ایم اے۔ بی۔ ٹی بھی مدراس کے جلسوں میں شرکت کے لئے مدراس پہونچے۔ جماعت احمدیہ مدراس کی طرف سے ان سب حضرات کے گلوں میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اور اھلاً وسہلاً و مرحباً پیش کیا گیا۔

جماعت احمدیہ مدراس نے حضرت صاحبزادہ صاحب اور آپ کے ساتھیوں کا ایک جلوس ۔۔۔ موٹروں میں نکالا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی موٹر کو دولہے کے موٹر کی طرح پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ اور موٹر کے سامنے ایک لال رنگ کے کپڑے کا بورڈ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ اور احمدیت زندہ باد" جلی حروف میں لکھ کر لگایا گیا تھا۔ اس کے پیچھے جماعت کے احباب کے موٹروں کی ایک قطار تھی یہ موٹروں کا قافلہ نعرہ تکبیر، اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی جے کے نعرے لگاتا ہؤا سنٹرل اسٹیشن ماؤنٹ روڈ۔ ٹرپلیکن روڈ۔ جام بازار روڈ جان بان خان روڈ۔ ڈاکٹر بسنت روڈ۔ کرسٹن سیٹ لائیڈس روڈ چکر لگاتا ہؤا۔ اسلامک سنٹر پہنچا۔ جس کو بہت زیادہ اچھے پیمانہ پر سجایا گیا تھا۔ اور مختلف قسم کے بورڈز آویزاں کئے گئے تھے۔ اسلام راہ نجات ہے۔

(1) Islam the Way Salvation

ہم صلح و امن کے حامی ہیں۔

(2) We are Peace Lovers

یوم مسلم عالم

(3) World Teacher's Day

جب موٹروں کا جلوس اسٹیشن سے راستہ طے کرتے ہوئے آ رہا تھا تو ساتھ ساتھ تقریباً تین ہزار ہینڈبل بھی تقسیم کئے گئے۔ جس میں چار جگہ جماعت احمدیہ کے جلسوں کے انعقاد کی اطلاع دی گئی تھی۔

جلوس جونہی اسلامک سنٹر کے کمپاؤنڈ میں داخل ہؤا۔ چھوٹے چھوٹے بچے پھولوں کے ہار ہاتھوں میں لئے ہوئے اپنے محبوب ہستی کے پاس بڑھے اور اُن کے گلے میں عقیدت کے یہ ہار بچوں نے ڈالے۔ اس طرح عورتوں بچوں بڑوں کے لئے یہ دن عید کا دن تھا۔ جو خدا نے ہماری خوش قسمتی سے ہمکو دکھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مدراس میں اسلامک سنٹر ایک بہت اچھی جگہ واقع ہے۔ اور پھر اس میں سلسلہ کی ایک مختصر لائبریری اور اخبارات اور مسجد احمدیہ بھی واقع ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے مہمانوں کے لئے عارضی اقامت کے لئے ایک آرام دہ جگہ بھی ہے۔ اسی جگہ "آزاد نوجوان" اخبار کا دفتر بھی واقع ہے۔ جب کبھی کسی احمدی کا اس علاقہ سے گذر ہو ضرور وہ اس جگہ کو دیکھے۔ اس کا پتہ حسب ذیل ہے۔

اسلامک سنٹر ۱۴ لائیڈس روڈ۔ رایا پیٹھ۔ مدراس ۱۴

اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا کرے۔ جماعت کے نوجوان نائب صدر جماعت اور خدام الاحمدیہ کے ممبران کو اور خصوصاً سلسلہ کے مقامی مبلغ مولوی شریف احمد صاحب امینی اور محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان کو جن کی جد وجہد سعی و کوشش کا یہ نتیجہ دیکھنے میں آیا۔

اللہ تعالےٰ حضرت جماعت احمدیہ کی دعاؤں کے طفیل اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کو ایک عظمت عطا کی۔ اور انشاء اللہ العزیز جماعت اگر اپنی کوششوں میں لگی رہیگی تو آئے مزید ثمرات حسنہ نیک انسانوں کی شکل میں ملیں گے۔ جو جماعت احمدیہ کے خدام عورتوں و انصار میں سے ہونگے۔ طالب دعا محمد اسمٰعیل فاضل وکیل یادگیر۔

پیغامات!

بر موقعہ جلسہ پیشوایان مذاہب کلکتہ

مکرم میاں محمد شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے اور جناب راد ہا کرشنن صاحب وائس پریذیڈنٹ حکومت ہند کے وہ پیغامات (بزبان انگریزی) ارسال کئے ہیں جو حال ہی میں جماعت احمدیہ کلکتہ کیطرف سے منعقدہ جلسہ پیشوایان مذاہب کے لئے انہیں موصول ہوئے تھے۔ ان پیغامات کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔ ناظر دعوت وتبلیغ قادیان۔

برقی پیغام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

" خدا تعالےٰ جلسے کو ہر طرح سے کامیاب کرے اور ہندوستان کے تمام مذاہب کے پیروؤں کو توفیق دے کہ وہ اس صداقت کو پائیں جو تمام مذاہب میں پائی جاتی ہے اور اس کی پیروی کریں۔ نیز تمام چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیں۔"

پیغام جناب ڈاکٹر رادھا کرشنن صاحب وائس پریذیڈنٹ حکومت ہند دہلی

" جناب محترم! میں آپ کے خط مورخہ ۱۲ ماہ حال اور جلسہ پیشوایان مذاہب کلکتہ میں شمولیت کے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ بعض ضروری مصروفیات کی وجہ سے میں کلکتہ حاضر نہیں ہوسکوں گا۔ مہربانی فرما کر مجھے معاف کیجئے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ اس تقریب کو پورے طور پر کامیاب کرے۔"

ہندو قوم کا اسلام کی طرف رجحان

(بقیہ صفحہ نمبر اول)

اور اس سے انتخاب اور اطاعت کا ضروری سوال بھی نہایت عمدگی سے حل ہو جاتا ہے۔ اسلام بتاتا ہے کہ سب سے زیادہ قابل اور ہمدرد انسان کا انتخاب عمل میں آنا چاہیئے اور پھر انتخاب کے بعد اطاعت کا معیار اسلامی تعلیمات کی رو سے سمعاً و طاعۃً ہے جیسا کہ ہماری جماعت نے اس کی مثال قائم کر کے بتا دیا ہے۔ جب اس قسم کی تنظیم قائم ہو جاتی ہے۔ تو اس کا ملاح خود خدا ہو جاتا ہے۔ یداللہ علی الجماعۃ اس پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے جو اُسے تھامے رکھتا ہے اور اس کا سہارا ہو جاتا ہے۔ اور جو ہاتھ بھی اس کی طرف بری نظر سے اُٹھتا ہے۔ خدا کا ہاتھ اُسے شل کر کے رکھ دیتا ہے۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کے متعلق تجربہ نے ثابت کر دیا ہے۔ ترقیات ایسے نظام کے قدم چومتی ہیں۔ یہ چیز کسی دوسرے نظام میں پائی نہیں جاتی۔ وقت آ رہا ہے۔ جبکہ یہ نظام دیگر تمام نظاموں پر غلبہ بھی غالب آ جائے گا۔ بلکہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ دنیا میں صرف یہی نظام ہوگا جسے اختیار کرنے میں دنیا اپنی نجات و سعادت سمجھے گی۔

اس لئے ہمارے اہل وطن کو چاہیئے کہ وہ جلد اس کی طرف متوجہ ہوں اور اس سے اپنا کر اس سے کما حقہٗ فائدہ اُٹھائیں۔ حضرت کرشن ثانی علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اُٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے۔ مگر ان پڑھے لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب پہنچے ہیں (ازالہ اوہام)۔ ہندو قوم نے مذکورہ امور کو اختیار کر کے حضرت کرشن ثانی کے الفاظ کی اپنے عمل سے تصدیق کر دی ہے۔ خدا کرے کہ اسے اس کے اندر داخل ہو کر اس کی تمام تعلیمات پر عمل کر کے اس سے لابد اُٹھانے کی توفیق ملے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا بڑا لڑکا عبدالرشید آئی۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہا ہے میرا منجھلا لڑکا عبداللطیف بھی امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے اور چھوٹا لڑکا عبدالباسط اپنی جماعت کا سالانہ امتحان دے رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے و خادم دین بنائے۔

عبدالمجید خاں بی اے بی ٹی اڑلیہ

۲۔ میں برادران جماعت سے خاص طور پر ملتمس ہوں کہ مجھ ناچیز کیلئے دعا فرمائیں بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہو جاؤں اور جلد سے جلد برسر روزگار بھی ہو۔ سید افتخار احمد کاظمی احمدی سارن بہار

خطبہ جمعہ

کوشش کرو کہ تمہارا خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق ہو جائے کہ گویا تم اس کی صحبت میں بیٹھے ہوئے ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۸ مارچ ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

واذا سألك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی و لیومنوا بی لعلھم یرشدون (البقرہ ع ۲۳)

اس کے بعد فرمایا:۔

قدرتاً ہر مسلمان کے دل میں

یہ خواہش پیدا ہوتی ہے

کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا۔ اور آپ کو اور آپ کے صحابہؓ کو دیکھتا۔ اور پھر ان کے زمانہ میں اسلام کی خدمت کرتا چنانچہ مسلمان جب کبھی کسی صحابی کے حالات پڑھتے ہیں۔ ان کے دل میں ایک تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ ایسی تڑپ کہ بعض دفعہ بعض مخلص تو ذبح کئے ہوئے بکرے کی طرح تڑپتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ کاش ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتے۔ تو ہمیں آپؐ کا دیدار نصیب ہوتا۔ اور آپؐ کے ساتھ چلنے پھرنے اور آپؐ کی باتیں سننے کا براہ راست موقعہ ملتا لیکن اگر وہ قرآن کریم کو دیکھتے۔ اور اسے پڑھتے تو ان کو پتہ لگتا۔ کہ ان کے لئے نہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا موقعہ ہے۔ آخر کسی کے صحابی ہونے کے یہی معنے ہیں کہ وہ اس کی صحبت میں بیٹھا ہو۔ اب اگر کسی کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق ہو جائے کہ گویا کہ وہ اس کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا صحابی ہو جائے گا۔ اور اگر کسی کا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق ہو جائے کہ گویا وہ آپ کی مجلس میں بیٹھا ہوا ہے۔ تو وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے جو آیت پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ یہی مضمون بیان کرتا۔ اور فرماتا ہے۔ کہ اذا سألك عبادی عنی فانی قریب کہ جب میرے وہ بندے جو مجھ سے سچی محبت رکھتے ہیں گھبرا کر تجھ سے پوچھیں کہ

ہمارا خدا ہے کہاں

تو تو ان کو کہدے کہ انی قریب۔ گھبراتے کیوں ہو میں تمہارے پاس بیٹھا ہوں۔ اجیب دعوة الداع اذا دعان اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی تڑپ کے ساتھ میرے حضور دعا کرتا ہے۔ تو میں اسے سنتا ہوں۔

الداع کے معنے

کامل داعی کے ہیں۔ اور کامل داعی وہ ہوتا ہے۔ جو تڑپ سوز اور گداز کے ساتھ دعا کرتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ جب کوئی شخص کامل تڑپ اور سوز و گداز کے ساتھ دعا کرتا ہے۔ تو میں اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہوں اور یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ میں قریب ہوں۔ اگر میں بعید ہوتا۔ تو میں اس کی

سجدے کی آہستہ آواز

کو کیسے سن سکتا۔ اور اگر میں بعید ہوتا تو اس کی گوشۂ تنہائی میں بیٹھے ہوتے ہاتھ اٹھا کر یا قیام کی صورت میں آہستہ آواز والی دعا کیسے سنتا میرا اس دعا کو سن لینا بتاتا ہے کہ میں اس کے قریب ہوں۔ دوسری جگہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنے پاس بیٹھا ہوا تو الگ رہا جو انسان کی رگِ جان ہے۔ ہم اس سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

اس کے معنے یہ ہوئے

کہ وہ پاس ہی نہیں ہے۔ بلکہ انسان کے اندر بیٹھا ہوا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ پاس بیٹھنے والا صرف وہ آواز سنتا ہے جو منہ سے کہی جائے۔ اور جو اندر بیٹھا ہو۔ وہ بات سنتا ہے جو دل میں کہی جائے۔ گویا خدا تعالیٰ نے لفظ قریب کی دوسری جگہ تشریح کر دی کہ قریب کا مفہوم یہ ہے کہ حبل الورید یعنے رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہوں پس آیت کو ملا کر اجیب دعوة الداع اذا دعان کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ میں

ہر پکارنے والے کی دعا

کو سنتا ہوں۔ خواہ وہ زبان سے کی گئی ہو۔ یا دل میں کوئی خواہش پیدا ہوئی ہو۔ کیونکہ میرا اس سے تعلق ایسا قریب کا ہے۔ کہ میں اس کے دل میں بیٹھا ہوا ہوں ہاں ایک بات ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ فلیستجیبوا لی ان کو چاہیئے کہ وہ میرے احکام کو مانیں ولیومنوا بی اور مجھ پر یقین رکھیں کہ میں ان کی دعا کو سنتا ہوں اور ان کی مصیبت کو دور کر سکتا ہوں۔ اگر وہ میرے احکام کو نہیں مانیں گے یا دعا کرتے وقت یہ یقین نہیں رکھیں گے کہ

میں دعا سن سکتا ہوں

یا سنتا ہوں۔ تو میرے اس وعدے سے وہ پورا فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے یومنوا بی کے معنے عام طور پر مفسرین یہ کرتے ہیں۔ کہ مجھ پر ایمان لائیں۔ لیکن یہ درست نہیں ہیں۔ کیونکہ جو شخص استجابت کرے گا وہ ایمان تو پہلے لایا ہوا ہوگا۔ پس ولیومنوا بی میں جس ایمان کا ذکر ہے۔ وہ

استجابت کے بعد والا ایمان

ہے۔ اگر اس سے عقیدہ والا ایمان مراد ہو۔ تو پھر فلیستجیبوا لی کے کیا معنے ہوئے کیا ایسا بھی کوئی شخص ہو سکتا ہے۔ جس کا عقیدہ تو مسلمانوں والا نہ ہو۔ لیکن وہ نماز پڑھے۔ روزے رکھے۔ زکوٰۃ دے اور حج کرے۔ وہ شخص جو

خدا تعالیٰ پر ایمان

نہیں رکھتا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر یقین نہیں رکھتا۔ وہ نمازیں کیوں پڑھے گا۔ روزے کیوں رکھے گا۔ زکوٰۃ کیوں دے گا۔ اور حج کیوں کرے گا۔

پس فلیستجیبوا لی میں عقیدہ والا ایمان شامل ہے۔ اور ولیومنوا بی میں جس ایمان کا ذکر ہے۔ وہ

توکل والا ایمان ہے

یعنی وہ خدا تعالیٰ کے احکام کو مانتے ہوئے نمازیں پڑھے۔ روزے رکھے۔ اور یقین رکھے کہ جو فوائد خدا تعالیٰ نے ان چیزوں کے بیان فرمائے ہیں۔ وہ ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ اس آیت کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں دوسرے لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔ مگر مسلمانوں نے اس حدیث کو غلطی سے اونٹ پر لگا دیا ہے اپنے نفس پر نہیں لگایا۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک وفد آیا۔ وہ لوگ اپنے اونٹوں سے اترتے ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم جلدی آ گئے ہو تم نے اونٹوں کا کیا کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ہم نے اونٹوں کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ جاؤ اور پہلے اونٹوں کے گھٹنے باندھو پھر توکل کرو۔ اب سارے مسلمان اس حدیث کو پڑھتے ہیں۔ اور اس کے معنے اونٹ کے ہی لیتے ہیں۔ ان کا ذہن کبھی اس طرف نہیں گیا۔ کہ اونٹ تو ان کے نفس ہیں۔ اور اسے باندھنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ

تم اپنے نفس کو باندھو

اور یہی مفہوم فلیستجیبوا لی کا ہے۔ اور پھر جو آپؐ نے فرمایا۔ کہ اس کے بعد خدا تعالیٰ پر توکل کرو۔ یہ ولیومنوا بی کا ترجمہ ہے۔ جو دوسرے لفظوں میں آپؐ نے فرمایا۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفد کو بتایا کہ پہلے ہدایات النبیہ پر پورے طور پر عمل کرنے کے بعد یہ یقین رکھو کہ ان کا نتیجہ خدا تعالیٰ نکالے گا۔ اگر کوئی شخص نمازیں پڑھتا ہے اور اس کی تمام شرائط کو ملحوظ رکھتا ہے۔ مثلاً وضو ہے۔ نماز کا وقت ہے۔ باجماعت نماز پڑھتا ہے۔ لفظوں کو سمجھ کر پڑھتا ہے۔ اور پھر عمدگی کے ساتھ اپنے وقت پر سجدہ کرنا۔ اپنے وقت پر رکوع کرنا۔ اپنے وقت پر بین السجدتین بیٹھنا اور اتنا بیٹھنا جتنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ پھر تشہد پڑھنا اور اس طرح تشہد پڑھنا ہے جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے۔ پھر سلام کہنا اور اس کے بعد ذکر الٰہی کرنا ہے تب جا کر

فلیستجیبوا لی کا مفہوم

پورا ہوتا ہے۔ اس کے بعد یومنوا بی آتا ہے یعنی وہ یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ میری اس نماز کا ضرور نتیجہ نکالے گا۔ اور پھر تیجہ کے نکلنے کا انتظار کرے۔

ایک کامل مومن اور ناقص مومن میں یہی فرق ہوتا ہے کہ کامل مومن تو جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سب کاموں کے لئے وقت مقرر رہے۔ لیکن ناقص مومن کام کرتے ہی سمجھتا ہے کہ اب مجھے اس کا نتیجہ مل جانا چاہیئے۔ گویا وہ دوسرے لفظوں میں ہتھیلی پہ سرسوں جمانا چاہتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے۔ وہ نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے۔ مجھے حضور قلب حاصل نہیں ہوا۔ میں نے تو اس کے لئے دعا بھی کی تھی حالانکہ جس طرح

دعا کی قبولیت

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اسی طرح بچہ پیدا کرنا بھی تو اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔ مگر بچہ تو ۹ ماہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے تعلقات پیدا کرے اور فوراً کہے۔ کہ کچھ بھی نہیں بنا۔ بچہ ابھی تک پیدا نہیں ہوا۔ تو سب لوگ اسے پاگل کہیں گے۔ اسی طرح جو شخص نماز پڑھتا ہے اور نماز کے بعد اس کے نتائج کے متعلق شکوہ کرنے لگ جاتا ہے۔ تو اسے بھی پاگل ہی سمجھنا چاہیئے۔ اسے اس کے متعلق کچھ وقت تک انتظار کرنا چاہیئے۔ اسے سمجھانا چاہیئے کہ ایک ہی نماز کے نتیجہ میں ہدایت ملنی مشکل ہے۔ ابھی تمہیں کئی نمازیں پڑھنی پڑیں گی آخر

مومن کا نام

عمل کے بعد ملتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص تیسی لے کر کسی اینٹ پر مارے۔ تو کیا وہ راج کہلا سکتا ہے۔ یا کوئی شخص کلہاڑا لے کر لکڑی پر مارے تو کیا وہ ترکھان کہلا سکتا ہے۔ بلکہ ایک شخص مدت تک اینٹوں پر تیسی مارتا رہتا ہے۔ تب جاکر اسے راج کہا جاتا ہے۔ ایک شخص مدت تک لکڑی پر کلہاڑا اور رندہ چلاتا ہے۔ تب وہ ترکھان کہلاتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص لمبے عرصہ تک نمازیں پڑھتا ہے۔ اور نمازیں بھی

تعدیل جیبو الی کے ماتحت

شرائط کے ساتھ ادا ہوں۔ اور اس کے ساتھ دعائیں بھی ہوں۔ اور اس پر ایک لمبا عرصہ گزر جائے۔ مثلاً چار پانچ سال گذر جائیں۔ تب وہ نمازی کہلاتا ہے۔ مگر یہ شخص نمازی تو بنتا نہیں۔ اور پہلے سے کہنا شروع کر دیتا ہے۔ کہ میری نماز کا نتیجہ کیوں نہیں نکلا۔ مجھے حضورِ قلب نصیب نہیں ہوا۔ حالانکہ حضورِ قلب تو تب نصیب ہوگا۔ جب اسے باشرائط نماز پڑھتے اور دعائیں کرتے ہوئے ایک لمبا عرصہ گذر جائے۔ جب تک یہ باقاعدہ نمازیں نہیں پڑھے گا۔ اور دعائیں کرتے ہوئے اس پر ایک لمبا عرصہ نہیں گذر جائے گا۔ یہ کسی صورت میں بھی نمازی نہیں کہلا سکتا۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق یہ مرغا کہلا سکتا ہے۔ جس طرح ایک مرغا دانے چننے کے لئے زمین پر چونچیں مارتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کبھی اپنا سر زمین پر رکھ دیتا ہے۔ اور کبھی کھڑا ہو جاتا ہے۔ کبھی رکوع میں چلا جاتا ہے اور کبھی سجدہ میں چلا جاتا ہے یہ اٹھک بیٹھک تو کہلا سکتی ہے۔ نماز نہیں کہلا سکتی۔ نماز تو وہ اس وقت کہلائے گی جب وہ ایک لمبے عرصہ تک اس فعل کو باقاعدہ سرانجام دے۔ اور

باشرائط نماز ادا کرے

مثلاً اگر ایک شخص اینٹ پر تیسی مارے۔ لیکن اینٹ ہمیشہ ٹیڑھی رکھے۔ کبھی اس کا سرا ادھر نکال دے۔ اور کبھی اُدھر نکال دے۔ اور اس کا زاویہ نہ بنے تو کیا لوگ اسے راج کہیں گے؟ یا ایک شخص کلہاڑا تو چلائے۔ لیکن لکڑی اس طرح کاٹے۔ کہ نہ تو اس سے چوکھٹ بنے۔ نہ دروازہ بنے۔ نہ بالے بنیں اور نہ روشندان بنے۔ تو اسے کوئی ترکھان کہتا ہے۔ یا کوئی شخص لوہے پر ہتھوڑا تو مارتا ہے۔ لیکن ایسی طرح مارے۔ کہ نہ اس سے کوئی زنجیر بنے نہ تالا بنے۔ اور نہ کنجی بنے۔ تو کیا اس کو کوئی لوہار کہتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص باشرائط نماز ادا کرنے کی کوشش کرے لیکن پھر بھی اس میں کچھ نہ کچھ رخنے رہ جائیں۔ اور پھر اس میں تواتر نہ ہو۔ جیسا کہ قرآن کریم کی اسی آیت سے پتہ لگتا ہے۔ جو میں نے پڑھی ہے۔ تو اس کا یہ کہنا کہ میں نے اونٹ کا گھٹنا باندھ لیا ہے۔ بے وقوفی ہے۔ جس طرح ایک عرصہ گذرنے کے بعد کوئی شخص راج یا ترکھان یا لوہار کہلاتا ہے۔ اسی طرح ایک خاص حالت پیدا کرنے کے بعد یہ سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے نماز پڑھی ہے۔ جب ایک عرصہ اس کی نماز پر گذر جائے۔ مثلاً سال دو سال یا چار پانچ سال گذر جائیں تو پھر بے شک سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ نمازی ہو گیا ہے اور

یہ حقیقت ہے

کہ جب کوئی شخص نمازی ہو جاتا ہے۔ تو اسے نماز میں اتنی لذت آنے لگتی ہے کہ وہ کبھی نماز کا تارک نہیں ہو سکتا بلکہ اگر نماز کا وقت گذر جائے۔ اور وہ نماز نہ پڑھ سکے۔ تو اس پر جنون کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ پس اس کے لئے حضورِ قلب کا سوال ہی نہیں رہتا۔ اس کا تو قلب ہر وقت حاضر رہتا ہے۔ یہاں تک کہ صوفیاء نے کہا ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ سو جو شخص نماز کے بعد بھی خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رکھتا ہے۔ اسے نماز کی حالت میں حضورِ قلب کیوں حاصل نہیں ہوگا۔ اس کے دل میں تو ہر وقت

خدا تعالیٰ کی یاد

ہوتی ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کا نام آتا ہے۔ اس کا دل کانپ جاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے نام پر اس کا دل کانپ جائے گا۔ تو حضورِ قلب اور کس کو کہتے ہیں۔ لوگ

حضورِ قلب کے یہ معنے

سمجھتے ہیں کہ جس وقت سلام پھیریں اس کے پانچ منٹ بعد جبریل ایک رومال میں دس لاکھ کے نوٹ باندھ کر اسے دے دے حالانکہ حضورِ قلب اس محبت کا نام ہے۔ جو خدا تعالیٰ سے پیدا ہو۔ اور وہ اس ذکر الٰہی سے پیدا ہوتی ہے۔ جو ایک مومن نماز کے بعد سارا دن کرتا رہتا ہے۔ مومن کے دل میں اٹھتے بیٹھتے ہر وقت خدا تعالیٰ کی ہی یاد رہتی ہے اور اسی کے نتیجہ میں توکل پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص اس مقام کو حاصل کر لیتا باقاعدہ شرائط کے ساتھ نمازیں پڑھتا ہے۔ اور پھر پڑھتا چلا جاتا ہے۔ تب جاکر وہ اونٹ کا گھٹنا باندھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا فضل اس پر نازل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور توکل کا مقام اسے نصیب ہو جاتا ہے یعنی انسان یہ سمجھ لیتا ہے کہ میرا ہر کام خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے کسی بندے نے نہیں کرنا۔

واقعہ مشہور ہے

کہ کوئی بزرگ تھے۔ وہ کوئی کام نہیں کرتے تھے لیکن پیشہ اچھا جانتے تھے۔ کوئی نذرانہ دے گیا تو کھا لیا۔ اس لئے گھر میں ہمیشہ تنگی رہتی تھی۔ ایک دن ان کی بیوی نے ان کے ایک دوست کو جو خود بھی ایک بڑے بزرگ تھے بلایا اور ان سے کہا۔ اپنے دوست کو سمجھاؤ کہ وہ کوئی کام کیا کریں۔ ان کو ہنر تو آتا ہے۔ مگر اسے استعمال نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص نذرانہ دے جاتا ہے تو اس کو استعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن وہ نذرانہ گھر کے اخراجات کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ اور گھر میں ہمیشہ تنگی رہتی ہے۔ ان سے کہو کہ کوئی کام کیا کریں۔ انہوں نے کہا۔ بہت اچھا میں ان سے کہوں گا۔ چنانچہ وہ اپنے دوست کے پاس گئے۔ اور انہیں کہا دیکھو بھائی کوئی کام کیا کرو۔

خدا تعالیٰ کا حکم ہے

کہ کام کیا جائے۔ وہ کہنے لگا۔ آپ کی بات تو ٹھیک ہے۔ مگر کام کرنے کا حکم اس شخص کو ہے۔ جو اپنے گھر میں بیٹھا ہو۔ میں تو

خدا تعالیٰ کا مہمان

ہوں۔ اور اگر مہمان کام کرنے لگ جائے۔ تو میزبان کی کوئی عزت نہیں رہتی۔ اگر میں کام کرنے لگ جاؤں۔ تو خدا تعالیٰ مجھ پر خفا ہوگا۔ کہ بیوقوف تو تو میرا مہمان ہے۔ کیا میں نے تیری روٹی نہیں پکائی۔ کہ تو خود کام کر رہا ہے۔ وہ دوست بھی عالمِ دین تھے۔ کہنے لگے حضور یہ بات تو ٹھیک ہے۔ مگر آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مہمان تین دن کا ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد چٹی ہوتی ہے۔ تین دن کی مہمانی تو ہو گئی۔ اب سارا سال مہمان ہی بنے رہیں گے یا خود بھی کچھ کریں گے۔ اس پر وہ کہنے لگے کیا آپ کو اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ اگر میں تین ہزار سال تک زندہ رہ جاؤں اور پھر کوئی کام نہ کروں تو شکایت کرنا۔ ابھی تو میری مہمانی جاری ہے۔ اس پر وہ بزرگ خاموش ہو گئے۔ لیکن میرے نزدیک اگر تین ہزار سال کے بعد بھی وہ بزرگ آکر کہتے کہ اب کوئی کام کریں۔ تو وہ یہ کہہ سکتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ کا ایک دن تو پچاس ہزار سال کا بھی ہوتا ہے۔ اگر میں ڈیڑھ لاکھ سال تک زندہ رہوں اور پھر کوئی کام نہ کروں تو بے شک شکایت کرنا۔ مگر کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں

توکل کا یہ مقام

حاصل نہیں ہوتا۔ اور پھر بھی وہ نتائج کے امیدوار رہتے ہیں۔ یہ محض انسان کی جلد بازی ہوتی ہے۔ وہ اول تو نماز نہیں پڑھتا۔ اور اگر نماز پڑھے۔ تو شرائط کے ساتھ نہیں پڑھتا بلکہ چٹی سمجھ کر پڑھتا ہے اور پھر اس کے آگے پیچھے مناسب حال ذکر الٰہی بھی نہیں کرتا۔ لیکن نماز پڑھنے کے فوراً بعد یہ امید رکھتا ہے کہ اس کا نتیجہ نکل آئے۔ اس کی مثال بالکل اس میراثی کی سی ہوتی ہے۔ جس نے ایک دن کی نمازیں پڑھ کر چہرہ پر نور تلاش کرنا شروع کر دیا تھا۔ کہتے ہیں کوئی بے وقوف میراثی تھا۔ کسی مولوی نے وعظ کیا کہ نماز پڑھنے کے بڑے فائدے ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز ضرور پڑھنی چاہیئے۔ اس نے اتنا لمبا وعظ کیا۔ کہ میراثی کا دل نرم ہو گیا اور اس نے نمازیں پڑھنے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن تھا وہ سودے باز۔ اسے خیال آیا۔ کہ آخر مجھے پتہ لگنا چاہیئے۔ کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ چنانچہ وہ کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ مولوی صاحب آپ نے وعظ تو بڑا اچھا کیا ہے۔ دو گھنٹے تک خوب سمجھایا ہے لیکن مجھے یہ تو بتائیے۔ کہ وہ کیا فائدے ہیں۔ جو ہمیں نماز پڑھنے کے نتیجہ میں ملیں گے۔ مولوی گھبرا گیا۔ اور اس نے اسے ٹلانے کے لئے کہا کہ نماز پڑھنے سے چہرہ پر

نور نازل ہوتا ہے

اس پر وہ کہنے لگا۔ اچھا پھر میں ضرور نماز پڑھونگا

وہ گھر گیا۔ اور بیوی سے کہنے لگا۔ میں اب آئندہ نمازیں پڑھا کروں گا۔ لیکن میری عادت ہے کہ میری آنکھ دیر سے کھلتی ہے۔ اسلئے صبح کی نماز کے لئے مجھے جگا دینا۔ اگر تم نے مجھے نہ جگایا۔ تو میں ناراض ہوں گا۔ اس نے دن رات کی چار نمازیں تو پڑھیں۔ پھر سو گیا۔ صبح کا وقت آیا تو بیوی نے اس خیال سے کہ اگر اسے نہ جگایا۔ تو وہ ناراض ہو گا۔ اسے جگا دیا۔

سردی کا موسم

تھا۔ وہ کہنے لگا۔ وضو تو مجھ سے کیا نہیں جاتا۔ مگر مولوی صاحب نے تیمم کا ایک مسئلہ بھی بتایا تھا۔ اس لئے میں تیمم ہی کر لیتا ہوں چنانچہ اس نے چارپائی سے نیچے جھک کے زمین پر تیمم کیا۔ اور چارپائی پر ہی نماز پڑھ لی۔

اتفاق کی بات ہے

کہ نیچے توا پڑا تھا اور اس کے ہاتھ اسی پر لگے جس کی وجہ سے اس کے منہ پر کالک لگ گئی روشنی ہوئی۔ تو وہ بیوی سے کہنے لگا۔ بی بی ذرا دیکھو کہ میرے منہ پر نور آیا ہے یا نہیں آیا۔ وہ کہنے لگی۔ کہ کیا میں نے نور دیکھا ہوا ہے کہ بتاؤں تیرے چہرہ پر نور آیا ہے یا نہیں۔ میراثی کہنے لگا آخر کچھ تو بتاؤ۔ کہ میرے چہرے پر کوئی تغیر ہوا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا۔ ہاں اگر نور کالا ہوتا ہے۔ تو پھر تو وہ گھٹا باندھ کر آیا ہے۔ جس طرح اس میراثی نے

پانچ نمازیں پڑھ کر

چہرہ پہ نور کی تلاش شروع کر دی تھی۔ اسی طرح کئی بیوقوف مومن ایسے ہوتے ہیں کہ چار پانچ نمازیں پڑھ لیں۔ آنکھوں سے دو آنسو ٹپکا لئے۔ سجدہ اور رکوع کیا۔ اور اس کے بعد کہنے لگ گئے کہ حضور قلب حاصل نہیں ہوتا۔ تم خود ہی سمجھ سکتے ہو کہ انہیں

حضور قلب

کیسے حاصل ہو۔ تم اپنی عقل کو دوڑاؤ۔ اور دیکھو کہ کیا تم نے کسی آدمی کو ایک دن ہتھوڑا مارتے دیکھ کر اسے لوہار کہا ہے۔ یا کسی آدمی کو ایک دن کلہاڑا مارتے دیکھ کر تم نے اسے ترکھان کہا ہے۔ یا کسی آدمی کو ایک تیسی مارتے دیکھ کر تم نے اسے راج کہا ہے۔ تم لوہار۔ ترکھان اور راج کسے تو کہتے ہو۔ کہ وہ

تین چار سال کی مشق کے بعد

بنتے ہیں۔ لیکن خود تمہاری یہ حالت ہے کہ ایک دن کی پانچ نمازیں پڑھ کر اور مرغوں کی طرح چونچیں مار کر تم کہتے ہو۔ کہ ہمیں نمازی کہا جائے۔ اور نماز کے جو نتائج عالیہ ہوتے ہیں۔ وہ میسر آ جائیں۔ اور توکل کے جو نتائج قرآن کریم نے بتائے ہیں۔ وہ ہمیں مل جائیں۔ حالانکہ میں نے بتایا ہے۔ کہ توکل کے لئے

گھٹنا باندھنا شرط ہے

اور تم نے گھٹنا باندھا نہیں۔ پھر نتائج کی امید کیسے رکھتے ہو۔ گھٹنے کے متعلق تو تم کہتے ہو۔ کہ وہ اونٹ کا باندھنا چاہئے گویا اپنے اوپر سے مصیبت ٹلا کے تم اونٹ پر ڈال دیتے ہو۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ تم اپنے نفس کا گھٹنا باندھو۔ اور پھر توکل کرو۔

ولیومنوابی کے معنے

توکل کرنے کے ہیں۔ کہ یقین رکھو کہ خدا تعالےٰ نتیجہ نکالے گا۔ اور فلیستجیبوا لی کے معنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمائے ہیں۔ کہ اونٹ کا گھٹنا باندھو۔ مگر ہم نے عمل سے بچنے کے لئے اس حکم کو اونٹ پر چسپاں کر دیا۔ اور وہ رسی جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ اپنے گلے میں باندھو۔ اونٹ کے گھٹنا میں باندھ دی۔ پھر اس سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص دروازہ کھول کر بجائے دوست کے اندر بلانے کے بھینس کو اندر لے جائے۔ تو سوائے اس کے کہ وہ زنجیر توڑ دے۔ چارپائیاں اُلٹ دے۔ برتن توڑ پھوڑ دے۔ اور گھر کی ہر چیز پراگندہ کر دے۔ اور کیا نتیجہ نکلے گا۔ بے شک وہ کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے دروازہ کھول دیا تھا۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ اس نے دروازہ کس کے لئے کھولا ہے۔ اس نے بھینس کے لئے دروازہ کھولا ہے۔ دوست کے لئے نہیں کھولا پھر دوست کیسے اندر آ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر

تم حدیث تو پڑھتے ہو

اور اس کے معنے لیتے ہو اونٹ کا گھٹنا باندھو۔ اور یہ معنے نہیں کرتے کہ

اپنے نفس کا گھٹنا باندھو

تو تمہارے گھر میں خدا تعالےٰ کیسے آئے گا کیونکہ تم نے جو چیز باندھی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس کے باندھنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نفس کا گھٹنا باندھنے کے لئے کہا ہے۔ اور یہ حکم آپ نے اپنے پاس سے نہیں دیا۔ بلکہ جو کچھ فرمایا ہے قرآن کریم سے فرمایا ہے۔ قرآن کریم خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فلیستجیبوالی ولیومنوابی

بنی نوع انسان کو چاہیئے

کہ وہ میری بات مانیں اور مجھ پر یقین رکھیں کہ میں ان کے اعمال کا بدلہ دوں گا۔ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ شریعت کبھی اونٹوں پر نازل ہوئی ہو یا کبھی تم نے دیکھا ہے کہ کوئی مولوی ہاتھ میں قرآن کریم لے کر کسی اونٹ کو سنا رہا ہو۔ اور وہ بیافت کرنے پر بتائے۔ کہ چونکہ قرآن کریم کو پھیلانے کا حکم ہے۔ اس لئے میں اونٹ کو سنا رہا ہوں۔ ایسے شخص کو تم پاگل کہو گے یا نہ۔ اگر وہ شخص پاگل ہے تو کیا تم بھی پاگل ہو۔ ۔ ہو یا نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد تو اپنے نفس کا گھٹنا باندھنا تھی اور تم اونٹ کا گھٹنا باندھ رہے ہو۔ اور اس طرح تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کا ایک غلط مفہوم لے رہے ہو حالانکہ

اونٹ سے مراد تمہارا اپنا نفس ہے

جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ فلیستجیبوالی کہ تم میرے احکام پر عمل کرو۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ اونٹ میرے احکام پر عمل کریں۔ . . .

. . . . پھر فرماتا ہے ولیومنوابی تم مجھ پر توکل کرو۔ اس نے یہ نہیں کہا۔ کہ اونٹ مجھ پر توکل کریں۔ مگر مسلمانوں نے غلطی سے اس حدیث کے متعلق کہہ دیا کہ اس سے مراد ہمارا عمل کرنا نہیں۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہے۔ کہ اونٹ کا رسی سے گھٹنا باندھ دو۔ اور پھر خدا تعالےٰ پر توکل کرنے لگ جاؤ۔ خدا تعالےٰ کی برکت آ جائے گی۔ حالانکہ نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب تھا۔ اور نہ خدا نے قرآن کریم میں کہیں ایسا کہا ہے۔ بہرحال۔ چونکہ انسان کمزور ہے۔ اور اس سے غلطیاں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ اسلئے خدا تعالےٰ نے کہا ہے کہ اپنی کمزوریوں کو

دعا کے ساتھ پورا کر لیا کرو

قرآن کریم میں کہا گیا ہے۔ کہ کامل ہستی صرف اللہ تعالےٰ کی ہی ذات ہے۔ اور قرآن کریم میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ انسان ضعیف ہے۔ اور جب اسی نے کہا ہے کہ کامل ہستی وہی ہے اور اسی نے کہا ہے کہ انسان ضعیف ہے تو ہمارا کام یہی ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ سے یہ کہتے رہیں کہ خدایا تیرے احکام تو بڑی شان والے تھے۔ لیکن ہم اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ان پر عمل نہیں کر سکے تو ان کوتاہیوں کو دور کر کے ہمارے کاموں کو پورا کر دے تاکہ تیری قدرت ثابت ہو جائے۔ اور ہمارا ضعف ثابت ہو جائے۔ اگر تو ہماری کمزوریاں دور نہیں کرے گا۔ تو تیری قدرت کیسے ثابت ہو گی۔ اور اگر ہم سے کمزوریاں سرزد نہ ہوں تو ہمارا ضعف کیسے ثابت ہو گا۔ اگر کوئی انسان کوشش ہی نہیں کرتا۔ تو اس کا ضعف ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوشش کے باوجود اس کے عمل میں کوتاہی رہ جاتی ہے۔ تو اس کا ضعف ثابت ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر اس کی کوتاہیوں کے باوجود اس کا کام ہو جائے۔ اور نتیجہ نکل آئے۔ تو پھر خدا تعالےٰ کی قدرت ثابت ہو جاتی ہے۔ پس

انسان کا فرض ہے

کہ وہ خدا تعالےٰ سے کہے۔ کہ الٰہی میرے جو کام ہیں وہ دونوں چیزیں ثابت کرتے ہیں، میری کمزوری ثابت کرتے ہیں اور تیری قدرت ثابت کرتے ہیں۔ تو اپنی قدرت کو ظاہر کر۔ اور میری کمزوری کو ڈھانپ تاکہ یہ دونوں مل کر نتیجہ پیدا کر دیں اور تیرا قرب ہمیں حاصل ہو جائے جس کا ذکر تو نے انی قریب کہہ کر فرمایا ہے۔ . .

. . . .

. . . .

دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ ید اللّٰہ فوق ایدیھم کہ جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں۔ وہ درحقیقت اللہ تعالےٰ کی بیعت کرتے ہیں۔ پس جب خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ وہ مانگنے والے کے بہت قریب آ جاتا ہوں۔ تو گویا دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اُسے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب

بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ خدا تعالےٰ کا ہاتھ بن گیا۔ اسی طرح جب خدا تعالےٰ قریب ہوا تو اس کے نتیجہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی قریب ہو گئے اور جب کوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا تو گویا وہ آپ کا صحابی بن گیا۔ اور جب خدا تعالےٰ کے قریب ہو گیا۔ تو وہ صدیق شہید اور صالح کے درجہ میں چلا گیا۔ غرض ایک ہی آیت نے سارے

مجلس خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کا خلاصہ

دفتر ہذا کی طرف سے مجالس خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کا خلاصہ بدر میں شائع کروانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس ماہ جو رپورٹیں آئی ہیں وہ شائع کی جا رہی ہیں۔ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ اپنی رپورٹیں ارسال فرما دیں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رشی نگر (کشمیر) ۷ر فروری کو مجلس کا اجلاس منعقد ہوا۔ ماسٹر غلام رسول صاحب نے اس موضوع پر تقریر کی کہ ہم غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ ۱۲ر فروری کو وقار عمل منایا گیا۔ مدرسہ احمدیہ کی دیواروں کی مرمت کی۔ بعض راستوں کو درست کیا۔ ۱۴ر فروری کو مسجد احمدیہ رشی نگر میں زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحب جماعت رشی نگر جلسہ منعقد ہوا۔ محمد ایوب صاحب گنائی نے تقریر کی اور جماعت کو مالی قربانیوں اور دوسرے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ انصار۔ خدام اور اطفال کو باہمی اتحاد کے ساتھ جماعتی کام کرنے کی تلقین کی۔ ۲۸ر فروری کے اجلاس میں عبد السلام صاحب گنائی نے تقریر کی جس میں بچوں کی تربیت پر زور دیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ کے حالات اور مخالفین کی مخالفتوں کے حالات بیان کئے۔ اسی دن وقار عمل بھی منایا گیا۔ گاؤں کے قریب ایک جگہ راستہ کو پتھروں سے درست کیا۔

کیرنگ (اڑلیسہ) ماہ فروری میں خدام الاحمدیہ کے چار اجلاسات ہوئے جن میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف اور نمازوں کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نمازوں میں حاضری کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ وقار عمل کے ذریعہ مسجد کی نالی صاف کی گئی۔ پیشوایان مذاہب کے جلسہ کو کامیاب بنانے میں خدام نے حصہ لیا۔

چودوار (اڑلیسہ) وقار عمل باقاعدگی سے کیا جاتا ہے اور گاؤں میں تقسیم لٹریچر کا کام بھی خدام کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ جلسہ پیشوایان مذاہب کے کام میں مقامی جماعت سے تعاون کیا گیا۔

کوٹ پلہ (اڑلیسہ) مسجد کی صفائی کی جاتی رہی اور وضو کے لئے پانی بھیجا گیا جاتا رہا۔ بعض راستے صاف کئے گئے اور بعض کمزوروں کے کام میں مدد کی گئی۔ بیماروں کی تیمار داری کی جاتی رہی۔ کئی غرباء کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا۔ بعض معذوروں کو سودا سلف لاکر دیا گیا۔ تین خدام منصب خلافت کے امتحان میں شریک ہوئے بارش سے ایک سڑک خراب ہو گئی تھی۔ اس پر مٹی ڈالی گئی۔ ایک تالاب کا بند ٹوٹ گیا تھا۔ اسے درست کیا گیا۔ خدام نمازوں کے پابند ہیں۔ مبلغ سلسلہ خدام کے تربیتی اجلاسوں میں درس دیتے ہیں۔ خدام کے ذریعہ ۲۱۵ افراد کو تبلیغ ہوئی۔

سونگڑہ (اڑلیسہ) بیماروں کی تیمارداری اور وقار عمل کا کام باقاعدہ رہا۔ معذوروں اور بیواؤں کے کاموں میں امداد دی گئی۔ بارش کے ایام میں ایک مکان جو گرنے والا تھا اس کی فوری مرمت کی گئی۔ پراونشل مجلس مشاورت کے موقعہ پر خدام نے خدا کے فضل سے کافی کام کیا۔ ایک خادم نے منصب خلافت کا امتحان دیا۔ علاوہ اس سورائی میں تبلیغی وفد کی آمد پر خدام نے پوسٹر لگائے اور اشتہارات لوگوں میں تقسیم کئے۔ جلسہ گاہ کا انتظام کیا۔ میموریل ہال میں جلسہ کے دن خدام نے انتظامات میں حصہ لیا۔

بقیہ خطبہ جمعہ

رستے کھول دیئے ہیں۔ یہ بھی بتا دیا ہے کہ صحابی بننے کا رستہ کیا ہے۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ

صالح شہید اور صدیق

بننے کا رستہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ سے جب قریب ہو جاتے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قریب ہو جاتے ہیں اور جب کوئی محمد رسول اللہ صلعم کے قریب ہو جاتے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں لازم وملزوم ہیں گویا ایک کو پکڑو تو دوسری چیز مل جائے گی۔ جیسے وہ نقطے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کے قریب جاتا ہو۔ تو ان میں سے کسی کے قریب پہنچ جاؤ تم اس تک پہنچ جاؤ گے۔ اس

خلق کے دو ہی نقطے ہیں

ایک خدا تعالیٰ اور دوسرا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اگر کوئی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقطہ پر کھڑا ہو۔ تو اسے خدا تعالیٰ نظر آ جاتا ہے ....
.... اگر خدا تعالیٰ ... نقطہ پر کھڑا ہو جاتے۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نظر آ جاتے ہیں۔ یہ دونو لازم وملزوم ہیں۔ جب اس لازم وملزوم کے ساتھ اس کا تعلق مضبوط ہو جاتے۔ تو اس کی زندگی کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:-

میں نماز جمعہ کے بعد

بعض جنازے پڑھاؤں گا

ایک جنازہ سید سیف اللہ صاحب کا ہے۔ جو کشمیر کے پرانے احمدی تھے اور صحابی تھے۔ ۱۹۰۶ء میں بیعت کی تھی۔

دوسرا جنازہ ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کا ہے۔ جو میری غیر حاضری میں فوت ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔

تیسرا جنازہ چوہدری غلام نبی صاحب ولد عبدل خان صاحب بیکمنٹ مہاجر، رائے پور ضلع ہوشیارپور کا ہے۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شامل ہوئے تھے۔

(الفضل ۱۶ مارچ ۵۷ء)

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ماہ دسمبر تا ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء

(فہرست درویش فنڈ و اعلانِ دعا)

جن احباب کی طرف سے ماہ دسمبر ۱۹۵۶ء تا ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصول ہوئی ہیں ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار اور خاندانوں میں برکت ڈالے اور مزید خدمات کے مواقع عطا فرمائے۔

اس فنڈ کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق پیشتر ازیں مختلف اوقات میں بذریعہ اخبار بدر اور جماعتی و انفرادی رنگ میں تحریکات کرتے ہوئے توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اور اس فنڈ کو بڑھانے اور مضبوط بنانے کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی احباب تک پہنچایا جا چکا ہے۔

مستقل ماہوار ضروری اخراجات کے مقابل پر موجودہ آمد درویش فنڈ بہت کم ہے۔ اور اس میں ابھی بہت اضافہ کی ضرورت ہے بہت سے احباب ایسے ہیں جنہوں نے اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے ماہوار ادائیگی کے لئے وعدہ جات مرکز میں بھجوائے تھے مگر ان کی طرف سے باقاعدگی نہیں ہوتی۔ ایسے احباب باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ فرما دیں اور اپنے بقایا جات ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

جو احباب کسی مجبوری کی وجہ سے قبل ازیں وعدے نہ کر سکے ہوں وہ اب اس تحریک میں شرکت فرماویں اور جو احباب ہر ماہ درویش فنڈ میں شمولیت کی استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً اس تحریک میں حسب توفیق شریک ہونے کی سعادت حاصل کریں۔ ناظر بیت المال قادیان

فہرست وصولی درویش فنڈ ماہ دسمبر تا ۱۵ مارچ ۱۹۵۷ء

نام	رقم
مکرم اے۔ کے این پیر محمد صاحب رنگون	۵۰/-
" عبد اللہ خاں صاحب "	۵۰/-
" مولوی فضل الٰہی صاحب ماریشس	۴۰/-
" فضل حق خانصاحب حیدر آباد	۵۰/-
جماعت احمدیہ حیدر آباد	۱۴/۱۳/-
" عبد الرزاق صاحب کارخانہ بیڑی حیدر آباد	۵/-
لجنہ اماء اللہ حیدر آباد	۱۹/۱۴/-
" محمد اسحٰق صاحب تنویر "	۷/-
" سید داؤد احمد صاحب مظفر پور	۵/-
" جلال الدین صاحب موسلے بنی	۲/-

نام	رقم
مکرم احمد خاں صاحب موسلے بنی	۳/-
" مرزا لشکر الدین صاحب لاہور	۳/۸/-
" سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی	۲۰/-
" جماعت احمدیہ رانچی	۹/-
محترمہ بیگم عائشہ عظم صاحبہ ڈھاکہ	۱۵/-
" سید جلال الدین صاحب پٹنہ	۵/-
محترمہ نور السلام صاحبہ بنارس	۲/-
جماعت احمدیہ بھاگلپور	۶/۸/-
جماعت احمدیہ دیودرگ	۱۰/-
" ایم۔ کے حیدر صاحب منارگھاٹ	۳/۴/-
" شیخ بشیر احمد صاحب کیرنگ	۱/-
" یو کے۔ اے شفیع صاحب	۵/-
محترمہ سلطان بی بی صاحبہ کیرنگ	۵/-
" شیخ منیر صاحب کیرنگ	۲/-
محترمہ رابعہ صاحبہ فرتان خان صاحب کیرنگ	۱/-
" میر علی صاحب کیرنگ	۱/-
جماعت احمدیہ پینگاڈی	۲۰/۸
" میاں محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۱۲۰/-
جماعت احمدیہ کلکتہ	۲۱/۸/
" محمد شفیع صاحب دہرہ کلکتہ	۵۰/-
جماعت احمدیہ سمبل پور	۱۳/-
" مستری محمد حسین صاحب قادیان	۵/-
" سید اختر احمد صاحب پٹنہ	۱۱/-
" ای محمد کنجو صاحب کرونا گاپلی	۱۲/-
" یوسف احمد صاحب الہ دین سکندر آباد	۷/۹/-
" فیروز الدین صاحب جموں	۱/۱۲
" مولوی عبد الواحد صاحب آسنور	۲/-
" محمد شفیع صاحب بھوبنیشور	۳/-
" رحیم خاں صاحب "	۵/-
" محمد یاسین صاحب نیروبی	۲۰/-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

سپاس نامہ

بہ تقریب ورود مسعود حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

منجانب جماعت احمدیہ شیموگہ (علاقہ میسور)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

عالی مقام مخدوم و معظم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

جنوبی ہند میں آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے موجب صد مسرت و شادمانی ہے۔ آپ کے شیموگہ میں ورود مسعود پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور آپ محترم کے بدل ممنون ہیں۔ کہ ہم دور افتادگان کی خاطر آپ نے قادیان مشرقی پنجاب سے قریباً سولہ سو میل کا کٹھن سفر طے فرمایا۔ ہم جملہ افراد جماعت شیموگہ آپ محترم کی خدمت عالی میں نہایت خلوص اور محبت بھرے دل کے ساتھ اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

مخدومنا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاں یہ اعزاز بخشا ہے کہ آپ ابنائے فارس سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے بارے میں ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے "لو کان الایمان معلقًا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس" وہاں اُس نے آپ کی ذات بابرکات کو غیر معمولی اوصاف سے بھی متصف فرمایا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس کم عمری میں آپ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے مرکز قادیان میں نہایت ہی اہم اور ذمہ دارانہ عہدوں پر فائز ہیں جہاں آپ مجالس خدام الاحمدیہ ہندوستان کے نائب صدر ہیں وہاں ہندوستان کے طول و عرض میں صداقت کی تبلیغ کا شعبہ بھی آپ کے حسن انتظام کا مرہون ہے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت محترم! آپ کے جدّ امجد بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ جبکہ دنیا خود غرضیوں کا شکار ہو رہی تھی۔ مادیت اپنے عروج پر تھی۔ انسانی روح بے دینی کی ظلمتوں میں سرگرداں تھی نوع انسانی اپنے اعمال سے مذہب اور ذات باری کے وجود کو بھلا چکی تھی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اُس کے احکام کی تعمیل میں نوع انسانی کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا۔ اسلام کے روشن اور منور چہرہ سے دنیا کو از سر نو روشناس کرایا۔ اسلام کی جامع اور تا قیامت قائم و قابل عمل رہنے والی تعلیمات کو صحیح رنگ میں پیش فرمایا۔ جن پر عمل پیرا ہو کر انسان نہ صرف باخدا انسان بلکہ خدا نما انسان بن سکتا ہے۔ ہندوستان کے تعلق سے جو مختلف مذاہب کے پیروؤں کی آماجگاہ ہے۔ آپ نے قرآن حکیم میں مذکورہ ارشاد ربانی وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ اور وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ کی روشنی میں اس حقیقت کو واضح فرمایا کہ تمام مذاہب کے پیشوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کردہ اور اپنے اپنے وقت کے پیغمبر، نبی، رشی، منی یا اوتار تھے اُن سب کی صداقت پر ایمان ان کی عزت و احترام کرنا لازمی ہے۔ اس طرح آپ نے مختلف مذاہب کے پیروؤں کو مذہبی منافرت دور کرنے اور صلح و آشتی کے ساتھ امن و چین کی زندگی بسر کرنے کا بیش بہا گر سکھایا۔ آپ نے ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی جس کا ہر فرد آپ کی اتباع میں اپنے جذبۂ ایثار و قربانی، خدا ترسی و نیک نمونہ کی وجہ سے اسلامی تعلیمات کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ ۱۹۰۸ء میں آپ کے وصال کے وقت جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہونچ چکی تھی۔ اور آج جبکہ آپ کے وصال پر پچاس سال گزر رہے ہیں، یہ تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہوچکی ہے۔ اور وہ جماعت جو صرف ہندوستان اور اس کے اطراف و اکناف تک محدود تھی آج اس کی شاخیں دنیا کے ہر گوشہ اور ہر خطہ میں قائم ہیں برصغیر ہندوستان و پاکستان کے بے شمار شہروں، دیہاتوں و مواضعات کے علاوہ شمالی و جنوبی امریکہ۔ انگلستان۔ جرمنی۔ فرانس۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ اسپین۔ مصر۔ شام۔ لبنان۔ گولڈ کوسٹ۔ ماریشس۔ نائجیریا۔ سیلون۔ ملایا۔ انڈونیشیا۔ جاپان وغیرہ ممالک میں جماعت احمدیہ کے سینکڑوں مراکز قائم ہیں۔ جہاں فرزندانِ احمدیت شب و روز تبلیغ اسلام کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں سرگرم عمل ہیں۔ جماعت احمدیہ کی یہ غیر معمولی ترقی و وسعت جہاں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی مرہون ہے۔ جو وہ ہمیشہ اپنے نبیوں کی جماعت کے ساتھ کرتا چلا آیا ہے۔ وہاں اس کا سہرا آپ محترم کے والد بزرگوار اور ہمارے موجودہ امام حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سر ہے۔ جنہوں نے آج سے ۴۴ سال قبل ۱۹۱۴ء میں تختِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اپنی تمامتر توجہ جماعتی تنظیم کی بہتری کی جانب منعطف کرنے کے ساتھ ساتھ ان ممالک میں تبلیغ اسلام پر مرکوز کردی۔ اور آپ ہی کی توجہ عالیہ و قوت قدسیہ کا فیض ہے کہ آج ہزارہا احمدی نوجوان اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم سے مزین و آراستہ ہونے کے باوجود دنیاوی وجاہتوں اور مال و متاع کو ٹھکرا کر اپنی زندگیاں خدا کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کرچکے ہیں اور وطن سے بے وطن ہوکر عزیز و اقارب سے دوری اختیار کرکے اُن دور دراز ممالک میں اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہیں اور پیاسی روحوں کو توحید اور اسلام کے مصفّٰی چشمہ سے سیراب کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔

۱۹۴۷ء میں برصغیر ہندوستان و پاکستان کی تقسیم کے وقت جب حضرت امام جماعت احمدیہ نے ناگزیر حالات کے تحت قادیان سے ہجرت کی تو آپ کی دور بین نگاہوں نے آپ محترم کی صلاحیتوں اور غیر معمولی اوصاف کے پیش نظر آپ کو ہندوستان کی جماعتوں کی خاطر قادیان میں متعین فرمایا اور اس طرح ایک نہایت ہی اہم اور بھاری بوجھ آپ کے نوجوان کاندھوں پر ڈالا۔ اس دس سال کے عرصہ میں آپ محترم نے ہر طرح کی مصیبت و مشقت برداشت کرتے ہوئے اپنے فریضہ کو جس خوش اسلوبی سے ادا فرمایا۔ وہ ایک درخشاں کارنامہ ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو آپ کی ذات ستودہ صفات سے بہت سی توقعات ہیں۔ اس علاقہ میں آپ کی یہ تشریف آوری وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہے۔ کئی تعمیری کام آپ کی ذات سے وابستہ ہیں جن کی داغ بیل انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے مبارک ہاتھوں سے پڑے گی۔ ہماری دلی دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے پاکیزہ عزائم میں آپ کے ساتھ ہیں۔ اور ہم بارگاہ ایزدی میں ملتجی ہیں کہ وہی ان کی تکمیل میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔

"ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد"

ہم ہیں **افراد جماعت احمدیہ شیموگہ (علاقہ میسور جنوبی ہند)** مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۸ء

اخبار اہلحدیث دہلی کے سلسلہ مضامین پر ایک نظر

از مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دہلی

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
(مسیح موعودؑ)

اخبار اہلحدیث جو مولوی ثناء اللہ کی حسرت ناک موت کے بعد دہلی سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ پر پرانے استعمال شدہ تیر چلانے لگا ہے۔ خود جماعت اہلحدیث مایوسی کے جس خطرناک دور میں سے گذر رہی ہے۔ اس کا تذکرہ اخبار مذکور نے ان الفاظ میں کیا ہے

"درحقیقت ہماری جماعت میں اس وقت جمود اور تعطل ضرور ہے جس کی وجہ سے قنوطیت کا پیدا ہونا لازمی ہے۔"

آگے جا کر لکھتا ہے۔

"یہ ٹھیک ہے کہ ہماری جماعت کے افراد کو اسبات کی شکایت ہے۔ کہ کانفرنس اہلحدیث جمود و تعطل کا شکار ہے اور جماعت میں قنوط و یاس کا سبب بن رہی ہے۔ اور اس لئے کانفرنس کے ارباب بست و کشاد پر تنقیدیں بھی ہوتی ہیں"۔

اخبار اہلحدیث ۱۵ جنوری ۱۹۵۶ء

ان حالات کے پیش نظر اخبار اہلحدیث کو چاہیئے تھا کہ "تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو" کے مطابق اس مردہ لاش کو کہیں دفنانے کی کوشش کرتا تا اس کا تعفن زیادہ دور تک نہ پھیلتا یا کم سے کم اور کچھ نہیں تو وہ جماعت جو ارشاد خداوندی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ کی موجودگی میں مایوسی اور قنوط کا شکار ہو چکی ہے اس کی مایوسی کا کچھ علاج بتاتا۔ لیکن اپنی جماعت کی اس ابتر حالت سے قطعی لاپرواہ ہو کر اس نے اس جماعت پر تیر برسانے شروع کر دیئے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کبھی بھی کسی کی مخالفت سے نہیں گھبرائی اور مخالفین کی سخت مخالفت کے باوجود نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ اپنے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ اور آج اس کے عظیم الشان تبلیغ اسلام کے کام کو دیکھتے ہوئے اغیار بھی یہ اقرار کرنے پر مجبور ہیں کہ اس جماعت کی وجہ سے اسلام میں زندگی کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ اور وہ معترف ہیں کہ جماعت احمدیہ کے مبلغین جس جوش اور ہمت کے ساتھ عیسائیت کا مقابلہ کر کے اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں اس کے نتیجہ میں عیسائی پادری بے بس نظر آتے ہیں اور جہاں پادریوں کی کوششوں سے ایک شخص عیسائیت میں داخل ہوتا ہے وہاں احمدی مبلغین کی مساعی سے دس افراد حلقہ بگوش اسلام ہوتے ہیں۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو امریکہ کا مشہور ہفت روزہ رسالہ لائف ۸ اگست ۱۹۵۵ء

اے کاش کہ علماء اہلحدیث بھی اپنے حجرے سے باہر آتے اور اسلام کی اشاعت کے جہاد میں شریک ہوتے۔ مگر وہ تو بقول اخبار اہلحدیث ایک دوسرے کا منہ تک رہے ہیں اور قوموں و جماعتوں کو تباہ کرنے والی معاصرانہ منافرت کی بیماری میں مبتلاء ہیں (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث ۱۵ فروری ۱۹۵۶ء) پس وہ جماعت جو خود مایوسی کا شکار ہے اور جس کے علماء باہمی منافرت کی لاعلاج بیماری میں مبتلاء ہو چکے ہیں۔ اس کے لئے یہ آثار کچھ روشن مستقبل پر دلالت نہیں کرتے۔ بلکہ اس امر کی علامت ہیں کہ آج نہیں تو کل یہ مولوی جماعت اہلحدیث کو کسی گڑھے میں پھینک کر اس پر چار حرف پڑھ دیں گے۔ کیونکہ آجکل کے مولویوں کا یہ شیوہ ہے کہ وہ اپنی شکم پروری اور نام کی خاطر اسلام اور مسلمان دونوں کو تباہ کرتے ہیں۔ آپس میں لڑانا اور روپیہ پیدا کرنا ان کا واحد مقصد ہے

یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا مبادا کل کو یہ الزام لگا دیں کہ جماعت احمدیہ اور حضرت مرزا صاحب علماء کی ہتک کرتے ہیں۔ بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ان مولویوں کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی ہے۔

"بالجملہ اگر نمونہ یہود خواہی کہ ببینی علماء کہ طالب دنیا باشند" (فوز الکبیر)

اور خود اخبار اہلحدیث نے آجکل کے مولویوں کے متعلق لکھا ہے اور بہت خوب لکھا ہے سے

مولوی اب طالب دنیا سے جیفہ ہو گئے
وارث علم پیغمبر کا پتہ لگتا نہیں
(اہلحدیث امرتسر ۲ مئی ۳۲ء)

پس اس زمانہ کے مولوی جو اہلحدیث اخبار کے نزدیک طالب دنیا ہیں اُن کے متعلق جماعت اہلحدیث کے کسی فرد کا یہ خیال کرنا کہ ان کی کشتی کو پار لگا دیں گے یا ان کی مردہ لاش میں کوئی زندگی کی روح پھونکیں گے ایک انہونی بات ہے خصوصاً جبکہ وہ خود معاصرانہ منافرت کا شکار ہو چکے ہیں

جماعت اہلحدیث کی اس مایوس حالت کے بالکل برعکس جماعت احمدیہ ایک زندہ اور فعال جماعت ہے۔ اور خدا کے فضل سے اپنا ایک امام رکھتی ہے جس کے ہاتھ پر وہ جمع ہے۔ اور الامام جنة يقتل من ورائه کے مطابق تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا جہاد بپا کر رہی ہے اور خدا کے فضل سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ بغیر امام کے کوئی جماعت جماعت کہلانے کی مستحق نہیں۔ اس لئے ہر ایسی تحریک جو جماعت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والی ہو خواہ وہ اندرونی ہو یا بیرونی جماعت احمدیہ اپنے پورے زور اور قوت سے اس کو دباتی ہے۔ الٰہی جماعتوں میں اس قسم کے فتنوں اور تحریکوں کا اُٹھنا کوئی نئی بات نہیں۔ ہر الٰہی تحریک کے خلاف شیطان صف آراء ہوا۔ اخبار اہلحدیث نے اس فتنے کو جو سابقہ دنوں میں اُٹھا جماعت کے انتشار کا موجب قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس فتنے کے اُٹھنے سے جماعت میں بفضل اللہ کوئی انتشار نہیں ہوا۔ کوئی گھبراہٹ اور خوف و ہراس طاری نہیں ہوا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد نے یہ محسوس کیا کہ ہمیں اللہ پاک نے ایک ہاتھ پر جمع کیا ہوا ہے اور ہم کسی صورت میں بھی اتحاد کی اس نعمت کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہتے۔ پس یہ کوئی انتشار نہ تھا نہ گھبراہٹ بلکہ اس امر کا مظاہرہ تھا کہ ہم جس ہاتھ پر جمع ہیں ہم اس پر جمع رہیں گے اور کوئی شخص ہمارے اس اتحاد کو ٹھیس نہیں لگا سکتا۔ دراصل اراکین اہلحدیث چونکہ خود انتشار میں مبتلاء ہیں۔ اور اس انتشار کی وجہ سے یاس و قنوط کا مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہیں ہر جگہ انتشار ہی نظر آتا ہے۔ وہ اپنے انتشار اور یاس و قنوط کو دور کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اور تجاویز سوچ رہے ہیں۔ اور علماء کا منہ تک رہے ہیں علماء کی حالت تو میں بتا آیا ہوں کہ ان سے کوئی امید رکھنا بیکار ہے۔ البتہ میں انہیں مشورہ دیتا ہوں کہ انہوں نے اگر اپنے انتشار کا صحیح علاج کرنا ہے اور یاس و قنوط سے امان حاصل کرنی ہے تو اس مسیحا کے ہاتھ میں ہاتھ دیں۔ اور اس کی جماعت میں شامل ہو کر اپنی مایوسی دور کریں۔ جس نے یہ اعلان فرمایا ہے۔ سے

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

جماعت احمدیہ کے ہفتہ وار اخبار بدر کے مدیر محترم نے پچھلے دنوں اپنے ایک اداریہ میں تحریر کیا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کی مخالفت بھی اس جماعت کی ترقی کو نہ روک سکی گذشتہ واقعات اس امر پر شاہد ہیں اور حق تو یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ تو کیا کسی بڑے سے بڑے شخص کی مخالفت بھی جماعت احمدیہ کا بال بیکا نہ کر سکی اور نہ انشاء اللہ کر سکے گی۔ کیونکہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے اور خدا خود اس کی آبیاری کر رہا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود اطہر سہوانی کا ایک مضمون ۱۵ جنوری کے اخبار اہلحدیث میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے مدیر بدر کے مضمون کا جواب دینے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے واقعات سے بالکل الگ ہو کر جماعت احمدیہ کی زبردست تبلیغی مساعی اور روز افزوں ترقی سے آنکھیں موند کر اپنے ترکش میں سے مولوی ثناء اللہ کے مباہلہ والا پرانا تیر نکالا ہے۔ چنانچہ اطہر سہوانی نے لکھا ہے:۔

"بہتر ہوتا کہ مدیر بدر کو یہ جملہ (جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق) لکھنے سے پہلے مرزائے قادیان کی عبرتناک موت کی تاریخ دیکھ لیتے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ مرزا صاحب کی موت اس مباہلہ کے بعد ہوئی جس میں مرزا صاحب نے دعوےٰ کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ یا (حضرت مرزا) غلام احمد میں سے جو بھی جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔"

کاش کہ اطہر سہوانی اس کی ذرا تفصیل بھی بیان کر جاتے تاکہ ناظرین اصل حقیقت سے آگاہ ہو جاتے اور وہ خود ہی کوئی فیصلہ بھی کر لیتے۔

حضرت مرزا صاحب علیہ السلام خدا کے شیر تھے۔ اور شیر کی طرح انہوں نے اپنے مخالفین کو للکارا۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔ (اعجاز احمدی ص۳۷)

لیکن کیا مولوی ثناء اللہ اس پر مستعد رہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ آپ کے اس زبردست اعلان کے بعد مولوی ثناء اللہ بھیگی بلی بن گئے اور لکھا:۔

"چونکہ یہ خاکسار نہ فاتح ہے اور نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے اسلئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں۔"

(الہامات مرزا ص۸۵)

مولوی صاحب کی اس بزدلی کو جب معتقدین نے دیکھا تو وہ بہت حیران ہوئے۔ تب انہوں نے مولوی ثناء اللہ کو مجبور کیا کہ وہ مرزا صاحب کے مقابلہ پر آئیں۔ چنانچہ قہر درویش بر جان درویش مولوی ثناء اللہ نے لکھا:۔

"مرزائیو سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے۔ جہاں تم پہلے صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت

اکھٹا چکے ہوا اور اُنہیں ہمارے سامنے لاؤ جنہے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر ہی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔

(اہلحدیث ۲۹ر مارچ ۱۹۰۷ء)

مولوی ثناء اللہ کو خیال ہو گا کہ شاید اس گیدڑ بھبکی سے خدا کا شیر ڈر جائے گا نہیں بلکہ خدا کے اس جری اور بہادر نے فوراً اس چیلنج کو منظور کر لیا اور ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کو دعائے مباہلہ بنام مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ شائع کر دیا اور مولوی ثناء اللہ کو اس کا مضمون بھیجتے ہوئے لکھا

"میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

مولوی ثناء اللہ کو چاہیئے تھا کہ وہ مرد میدان بن کر باہر آتا لیکن اس نے دیکھا کہ مباہلہ کرنے کے بعد موت یقینی ہے تو فوراً پینترا بدلا اور حضرت مرزا صاحب کی اس دعائے مباہلہ کے متعلق لکھا:-

"۱- اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی گئی اور بغیر میری منظوری کے شائع کر دیا۔"

"۲- یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔"

(اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اشتہار آخری فیصلہ میں مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب خود مرقع قادیان جون ۱۹۰۶ء مرقع قادیان دسمبر ۱۹۰۷ء اہلحدیث ۱۹ر جون ۱۹۰۸ء میں لکھ چکے ہیں اور اس میں جو دعا کی گئی تھی وہ دعائے مباہلہ تھی۔ مولوی ثناء اللہ نے چونکہ مباہلہ سے انکار کر دیا۔ اور لکھا کہ یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں لہٰذا اس کا نتیجہ ظاہر نہ ہوا۔ جب مولوی ثناء اللہ نے دیکھا کہ موت کا پیالہ ٹل گیا ہے تو اپنے عقیدتمندوں کو خوش کرنے کے لئے یہ راگ الاپا کہ اس اشتہار میں دعائے مباہلہ نہ تھی بلکہ یکطرفہ دعا تھی۔ حالانکہ یہ بات ان کے اپنے سابقہ بیانات کے صریح خلاف تھی تھوڑی دیر کے لئے ہم اس عذر کو صحیح فرض کر لیتے ہیں اور اس پر ایک سوال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ مدیر اہلحدیث اس کا جواب دیں گے۔

وہ سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ رہتے اور مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت صاحب کی زندگی میں مر جاتے تو کیا یہ امر حضرت مرزا صاحب کی صداقت اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے باطل پر ہونے کی دلیل ہو سکتا تھا یا نہیں۔

اگر اس سوال کا جواب نفی میں ہو تو پھر سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب کی وفات آپ کے کہنے کے مطابق ان کے کذب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے صدق کی دلیل ہے تو حضرت صاحب کا زندہ رہنا مولوی ثناء اللہ صاحب کے کذب اور حضرت مرزا صاحب کے صدق کی دلیل کیوں نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر جواب اثبات میں ہو یعنی حضرت مرزا صاحب کا زندہ رہنا اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا ان کی زندگی میں مر جانا مرزا صاحب کے صادق اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے کاذب ہونے کی دلیل ہوتا تو ہماری گذارش یہ ہے کہ اس صورت میں حسب ذیل عبارات کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار آخری فیصلہ کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔ کیا مطلب ہے وہ عبارتیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) "قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سنو۔ من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمن مدا (پ ۱۶ ع ۸) اور انما نملی لھم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع ۹) (پ ۱ ع ۲) ویمدھم فی طغیانھم یعمھون (پ ۱ ع ۲) وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتے ہیں اور سنو بل متعنا ھؤلاء و اباءھم حتی طال علیھم العمر (پ ۱۷ ع ۴) جن کے صاف یہی معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تا کہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کر لیں۔"

(اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء)

(۲) تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔

(اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء)

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود سچے نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے مسیلمہ کذاب باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا۔

(مرقع قادیان اگست ۱۹۰۷ء)

مندرجہ بالا عبارات سے ظاہر ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے نزدیک حضرت مرزا صاحب نے جس طریق فیصلہ کا اشتہار دیا تھا وہ فیصلہ کن نہ تھا بلکہ ان کے نزدیک یہ طریق فیصلہ انبیاء کی سنت کے خلاف تھا۔ اور پھر اس لحاظ سے بھی صحیح طریق فیصلہ نہیں تھا۔ کہ گذشتہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض صورتوں میں صادق کاذب سے پہلے فوت ہوا۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیلمہ کذاب کی صورت میں ہوا۔ پس جب مولوی ثناء اللہ خود تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے جس طریق فیصلہ کی طرف بلایا ہے وہ وجوہ مذکورہ بالا کی بنا پر درست نہیں اور نہ ہی حضرت مرزا صاحب کے تجویز کردہ طریق فیصلہ کے مطابق نتیجہ نکلنے پر حضرت مرزا صاحب صادق ٹھہر سکتے ہیں تو اب یہ کہنا کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ جھوٹے اور مولوی ثناء اللہ سچے ہیں کیسے صحیح اور درست ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے طریق فیصلہ کو رد کر کے مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود جس طریق فیصلہ کو قائم کیا اس کے مطابق اب ہمیں غور کرنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال ہوئے۔ اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا۔ بعینہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام باوجود سچا ہونے کے مولوی ثناء اللہ مسیلمہ کذاب ثانی سے پہلے فوت ہوئے اور مولوی ثناء اللہ باوجود باطل پہ ہونیکے نہایت حسرت اور افسوس کیساتھ لکیلا یعلم بعد علم شیئاً کی زندگی گذارتے ہوئے کس مپرسی کی حالت میں صادق سے پیچھے مرا کیونکہ یہ کاذب کو لمبی عمر ملتی ہے لکھا کنف میں پکا تھا اپنے اسلئے زندہ رہا

احمدیہ تبلیغی وفد کا استقبال

ہمارا تبلیغی وفد جو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر قیادت جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ کر رہا ہے۔ اس کے کرناگاپلی میں استقبال وغیرہ سے متعلق اخبار "ماتر بھومی" کرناگاپلی مورخہ ۵۷/۳/۱۸ میں جو روئداد مذکورہ بالا عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ وہ بصورت تراشہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب یادگیری نے بھجوائی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

کرناگاپلی ۱۴ر مارچ ۱۹۵۷ء مذہب اسلام کی تبلیغ کے لئے جنوبی ہند میں دورہ کرنے والے احمدیہ تبلیغی وفد کا جماعت احمدیہ کرناگاپلی نے نہایت شاندار طریق پر استقبال کیا۔ کل اور آج دو دن کرناگاپلی گورنمنٹ ہسپتال کے شمال کی طرف تیار کردہ "تبلیغ نگر" میں ان کے جلسے ہوئے۔ تبلیغی وفد کے قائد یعنی موجودہ امام جماعت احمدیہ کے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو اور پارٹی کے دیگر ارکان کو پیشتر ہی انہوں نے خوش آمدید کہہ کر اپنے گھر کے اندر سے جلسے میں لائے۔ اس اجتماع کو جس میں مختلف مذہب و ملت کے لوگ شامل تھے جنوبی ہند کے احمدی مبلغ مولوی بی عبد اللہ صاحب نے افتتاح کیا۔ محمد یوسف صاحب نے خوش آمدید کہا۔ لجنۂ جماعت کی طرف سے تیار کردہ سپاسنامہ جناب عبد الوہاب صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ جناب محمد یوسف صاحب نے اس سپاسنامہ کو حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ اجلاس کے صدر کی حیثیت سے بھی اور سپاسنامہ کے جواب کے طور پر بھی انہوں نے جو تقریر کی انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ نے اسلام کی کیا خدمت کی ہے۔ اُنکی اردو تقریر کا ترجمہ جناب بی عبد اللہ صاحب نے کیا اور پھر محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان اور مولوی محمد سلیم صاحب نے انگلش اور اردو میں تقریریں کیں۔ ان کی تقریریں جماعت احمدیہ کے عقائد اور اس کے کارناموں پر ہوئی۔

(اخبار "ماتر بھومی" کالیکٹ مورخہ ۵۷/۳/۱۸)

جلسہ جماعت احمدیہ چک امرچ کشمیر

۸ر مارچ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ منشی نصیر الدین صاحب کی زیر صدارت جماعت احمدیہ کا جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد مولوی عبد الرحیم صاحب نے تعلیم اسلام کے مطابق عمل کرنے کی برکات بتائیں۔ پھر منشی محمد رحمت اللہ صاحب نے کشتی نوح کا کچھ حصہ دوستوں کو سنا کر اس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مولوی عبد الواحد صاحب فاضل انسپکٹر تعلیم و تربیت نے جملہ افراد جماعت کو تربیتی امور کے بارہ میں توجہ دلائی۔ جس میں نماز کی اور جملہ شعائر اسلام کی پابندی زینی کمزوریاں کو درست کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ چندہ کی باقاعدہ ادائیگی کی تلقین بھی کی۔ اللہ تعالےٰ سب کو ان کے نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ اسی روز تین افراد نے بیعتیں بھی کیں۔ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان کے دو لیکچر بھی کرائے گئے۔

راجہ غلام محمد
صدر جماعت احمدیہ چک امرچ
(کشمیر)

عشّاق الٰہی

از مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی

روحانی دنیا میں یہ امر مسلّم ہے کہ تکبّر اور غرور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ سے دور کرنے والا ہے۔ اور یہی وہ گناہ ہے۔ جو راہ سلوک میں سب سے بڑی روک اور ٹھوکر کا باعث ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مندرجہ ذیل فارسی اشعار میں، عاشقان درگاہ اللہ کا جو حقیقت افروز اور روح پرور نقشہ کھینچا ہے اس میں تکبّر و خود پسندی کی شناخت کو بھی نہایت عمدہ الفاظ میں واضح فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

۱۔ خوئے عشّاق عجز ہست و نیاز
نشنیدیم عشق و کبر انباز

ترجمہ۔ عاجزی۔ فروتنی اور انکساری اللہ تعالیٰ کے عاشقوں کی عادت میں داخل ہے۔ ہم نے کبھی عشق اور تکبّر کو ایک مقام پر اکٹھا نہیں دیکھا۔

۲۔ گر بجوئی سوائے این رہ راست
اندر آنجا بجو کہ گرد کجاست

ترجمہ۔ اگر تو اس سیدھے رستہ جو عاشق کو خدا تعالیٰ تک پہنچا تا ہے کے سوار کو چاہتا ہے۔ تو وہاں ڈھونڈ جہاں گرد و غبار اُڑ رہا ہے۔

۳۔ اندر آنجا بجو کہ زور نماند
خود نمائی و کبر و شور نماند

ترجمہ۔ اس کو ایسی جگہ پر ڈھونڈ جہاں زور و طاقت کا مظاہرہ نہیں رہا۔ جس جگہ خود نمائی و شیخی اور تکبر و شور نہیں رہا۔

۴۔ خانیاں را جہانیاں نرسند
جانیاں را زبانیاں نرسند

ترجمہ۔ دنیا دار لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں فنا ہونے والے لوگوں کو نہیں پہونچ سکتے اور نہ زبانی مدعی اور لاف زن سچے عاشقوں کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتے۔

۵۔ خلق و عالم ہمہ بشور و شر اند
عشق بازان بعالمِ دگر اند

ترجمہ۔ تمام مخلوق اور یہ جہان فانی شور و شر میں مبتلا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے عاشق ایک اور ہی جہان میں رہتے ہیں۔

۶۔ تا نہ کارِ دلت بجان برسد
چوں پیامت ز دلستاں برسد

ترجمہ۔ جب تک تیرے دل کا کام موت کی حد تک نہ پہونچ جائے۔ تب تک اس ازلی ابدی محبوب کا پیغام تجھ تک کیونکر پہونچے گا۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس مقدس کلام کو حرزِ جان بنانے اور اس سے فائدہ اُٹھا کر اپنے محبوب خدا کی محبت میں فدا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا انجام اس کی رضا کے ماتحت ہو۔ آمین۔

اس وقت قادیان کے درویش خاص طور پر اور دوسرے ہندوستان کے احباب جماعت عام طور پر ان حالات میں سے گذر رہے ہیں۔ کہ انکی مشکلات کا حل صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی اور پاک تعلق ہی ہے۔ جب ظاہری اسباب کا فقدان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت جو اس کی تقدیر خاص سے ملتی ہے۔ کیفر ورت ہوتی ہے۔ اور یہ خاص تقدیر اور توکل کا مقام اپنے آپ پر موت اور فنا وارد کرنے کے بعد عطا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

انی شربتُ کؤوس موتٍ للھدیٰ
فوجدتُ بعد الموت عین بقاءٍ

یعنی میں نے راہ ہدایت میں موت کے پیالے پر پیالے پیئے۔ جب خدا کی راہ میں موت قبول کرلی۔ تو میں نے بقا کا چشمہ پالیا۔

خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کی راہ میں مرنا سیکھیں۔ تاکہ وہ حیّ و قیّوم خدا ہمیں دائمی زندگی کے پانی سے سیراب کرے۔ اور اپنی رضا اور خوشنودی کی آغوش میں لے لے۔ آمین۔

اعلان

اشتہارات، چندہ کی ترسیل اور اخبار کی خریداری کے بارہ میں خط و کتابت مینیجر سے فرمائی جائے۔ اور اشاعت مضامین کے بارہ ایڈیٹر سے۔ اور مینیجر سے خط و کتابت فرماتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دیا کریں۔

(مینیجر بدر)

مدرسہ میں طلباء کی ضرورت

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں احمدی علماء کی شدت سے کمی محسوس کی جارہی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق قادیان میں خالص دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور چند ایک طلباء زیر تعلیم ہیں۔ مگر ہر سال نئے طالب علموں کی ضرورت ہے۔ جو اوپر کی کلاسوں میں ترقی پانے والوں کی جگہ لے سکیں۔ ایسے طلباء کو مولوی فاضل تک تعلیم دی جائے گی۔ اور یہی نونہال اگر خدا نے چاہا۔ تو آئندہ احمدیت کے داعی و مبلغ ثابت ہوں گے۔ پس خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے والدین کو اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اگر آپ کا اپنا بچہ اس قابل ہے۔ تو اُسے فوری طور پر قادیان بھجوا دیں۔ اور اپنے بچے کے مستقبل کو دینی ماحول میں روشن بنائیں۔ اور اگر آپ کے زیر اثر کسی دوست کا بچہ ہے تو اُسے بھی مناسب طریق پر یہ نیک تحریک کریں۔ چونکہ یہ اعلان حضور کے منشا مبارک کے ماتحت کیا جارہا ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب جماعت حضور کے منشاء کے مطابق اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے جلد مرکز میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ اغلباً اخراجات مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل پاس ہونی ضروری ہے۔ کیونکہ مدرسہ احمدیہ کی کلاس ۱ میں مڈل پاس طلباء کو داخل کیا جاتا ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق پندرہ[15] مولوی تیار کرنے کی ایک سکیم نظارت ہذا میں زیر غور ہے۔ اس کلاس میں داخلہ لینے والے مستحق طلباء کو انجمن کی طرف سے کتب وغیرہ کی تعلیمی سہولیات کے علاوہ مبلغ ۲۰/- روپے اور پچیس[25] روپے کے درمیان ماہوار وظیفہ بھی ملے گا۔ ایسے احباب کو بعد تکمیل تعلیم کم از کم دس سال تک صدر انجمن احمدیہ کی ہدایات کے ماتحت انجمن کے مقرر کردہ مشاہرہ پر فریضہ تبلیغ ادا کرنا ہوگا۔ ہم خرما و ہم ثواب کا یہ نادر موقعہ ہے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے کم از کم مڈل پاس طلباء خدمت دین کے لئے آگے بڑھیں۔ اور مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ مع نقول سرٹیفکیٹ جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ جلد انتخاب کر کے ماہ اپریل میں کلاس جاری کی جاسکے۔

کوائف نام۔ ولدیت۔ سکونت مع پورا پتہ۔ عمر۔ صحت۔ مڈل یا میٹرک امتحان کس سال پاس کیا۔ (مصدقہ سند ہمراہ ارسال فرمائیں) والد یا سرپرست کا ذریعہ معاش اندازہ ماہوار آمد۔ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ۔

(نوٹ) درخواست کنندہ کے لئے (۱) اردو زبان کا لکھنا پڑھنا جاننا ضروری ہے (۲) قرآن مجید بآسانی پڑھ سکتا ہو۔ (۳) سلسلہ کے لٹریچر سے کافی واقفیت رکھتا ہو۔ (۴) عمر تیرہ سال سے کم اور بیس سال سے زائد نہ ہو۔ (۵) شادی شدہ نہ ہو (درخواست میں ان امور کی بھی وضاحت کی جائے) فقط والسلام

ناظر تعلیم و تربیت اطفال قادیان

منظوری انتخاب جماعت احمدیہ دیودرگ

۱۔ صدر۔ عبد الرحیم صاحب۔ ۲۔ سکرٹری مال و تعلیم و امور عامہ۔ عبد الحلیم صاحب
۳۔ سیکرٹری تبلیغ۔ عبد الکریم صاحب۔ ۴۔ نائب سیکرٹری۔ عبد الغنی صاحب۔

میعاد انتخاب۔ چھ ماہ کی منظوری بوجہ بقایا داران۔

پتہ:۔ بمقام دیودرگ۔ ضلع رائچور۔ دکن۔

جماعت احمدیہ باندہ

۱۔ سیکرٹری مال۔ ایس۔ ڈبلیو یوسف صاحب۔ بمقام باندہ ضلع رتناگیری علاقہ بمبئی۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ادائیگی بجٹ اور بقایا داران احباب کے متعلق

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضور فرماتے ہیں:-

"بے شک بجٹ طاقت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ مگر کون سی طاقت۔ کیا آپ لوگ، خدا تعالےٰ کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ ہم پچاس فی صدی چندہ نہیں دیتے تھے۔ اس لئے ہم نے اور خرچ میں کمی کر دی ہے۔ کیا کوئی جماعت ایسی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ لکھا ہے جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا وہ میری جماعت سے خارج ہے، جو یہ بتائے۔ کہ کیا اس کے مطابق اس نے چندہ نہ دینے والوں کا معاملہ پیش کیا ہے۔ باتیں کرنی آسان ہیں۔ لیکن کام کرنا مشکل ہے۔ آپ لوگوں نے طاقت استعمال نہیں کی ایسے نادہندگان جماعتوں میں موجود ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن تم لوگ ان کے ڈر کی وجہ سے یا ان کے لحاظ کے باعث انہیں اپنے ساتھ رکھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو کہ چندہ وصول کرنے میں ہم نے پوری کوشش کر لی ہے۔"

اس بارہ میں تم غلطی پر ہو۔ اور یقیناً غلطی پر ہو۔ ایسے نادہندوں کے پاس جاؤ جو احمدی کہلا کر چندہ نہیں دیتے۔ اور انہیں بتلاؤ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حکم ہے۔ پھر بھی اگر وہ کہتے ہیں کہ نہیں دیتے۔ تو ان کا معاملہ پیش کرو۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ جو علام الغیوب ہے اس کے سامنے تم جواب دے سکتے ہو کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کر لی ہے۔ تم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہو مگر اللہ تعالےٰ کو نہیں دے سکتے۔"

سیدنا حضرت اقدس کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ اور بقایا کا جائزہ لیں اور بقایا دار احباب کی اصلاح کے لئے مؤثر قدم اٹھا کر مرکز میں اطلاع دیں۔

موجودہ مالی سال کے گیارہ ماہ ختم ہو رہے ہیں اور اب صرف ایک ماہ باقی ہے۔ اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جملہ جماعتوں کے بقایا دار اپنے بجٹ کو سو فی صدی پورا کر کے سابقہ کوتاہی کا ازالہ کریں اور جو باوجود تحریک و ترغیب کے اپنی حالت پر مصر ہوں ان کی رپورٹ معین طور پہ مرکز میں آنی چاہیئے۔ جماعتوں کے امراء۔ صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کا فرض ہے کہ وہ اپنی جدوجہد میں نمایاں تیزی پیدا کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اسی طرح مبلغین صاحبان کو چاہیئے کہ اپنے اپنے حلقہ کی وصولی اور بقایا بجٹ کا جائزہ لے کر بقایا کی وصولی میں مقامی عہدہ داروں کی امداد کریں۔ کیونکہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے حالیہ ارشاد کے ماتحت بجٹوں کی سو فی صدی وصولی کی ذمہ داری مبلغین علاقہ کے فرائض میں شامل فرما چکے ہیں۔　　ناظر بیت المال قادیان

دعائے مغفرت

مکرم مولوی حیدر علی صاحب مورخہ ۱۷-۱۸ کی درمیانی شب کو بوقت ۱/۲ ۲ بجے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکی عمر ستر (۷۰) سال کے قریب تھی۔ کچھ عرصہ مرحوم کو اتساع قلب کا عارضہ تھا۔ آپ نے ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیعت کی تھی۔

مختلف اوقات میں ایک لمبے عرصہ تک بعض جماعتی خدمات آپ کے سپرد تھیں۔ جنہیں موصوف نہایت ذمہ داری سے سرانجام دیتے رہے۔ علاوہ بے شمار خوبیوں کے آپ کا مہمان نوازی کا خلق ہمیشہ یادگار رہے گا۔ جملہ قارئین کرام و بزرگان سلسلہ سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ آپ کی یادگار آپ کی زوجہ محترمہ اور دو شادی شدہ صاحب اولاد لڑکیاں ہیں۔ جملہ پسماندگان کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز جماعت کے اس نقصان کی اپنے فضل و کرم سے جلد از جلد تلافی فرمائے۔ آمین۔

حکیم محمد الدین مبلغ سلسلہ احمدیہ حال حیدر آباد دکن

تقریری مقابلہ

مورخہ ۲۴/۳/۵۷ کو نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر انتظام بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کی زیر صدارت تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور مکرم سید عبد الحی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول جج تھے۔ موضوع مقابلہ "اسلامی تاریخ کا ایک واقعہ" تھا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو عارف الدین صاحب حیدر آبادی نے کی۔ اور اس کے بعد مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے کلام سے ایک نظم سنائی۔ اور مقابلہ شروع ہوا۔

مقابلہ میں حصہ لینے والے دوستوں کے نام یہ ہیں۔ چوہدری سعید احمد صاحب، مولوی محمد یوسف صاحب، ملک نذیر احمد صاحب۔ احمد حسین صاحب حیدر آبادی، وسیع الدین صاحب، عطاء الرحمن صاحب عباسی، محمود احمد صاحب عارف۔ شبیر احمد صاحب۔ محمد عمر صاحب مالاباری۔ نثار احمد صاحب۔ محمد کریم الدین صاحب۔ گیانی عبد اللطیف صاحب۔ چوہدری محمد طفیل صاحب اور ولی الدین صاحب حیدر آبادی۔

نثار احمد صاحب نے انگریزی میں اور گیانی عبد اللطیف صاحب نے پنجابی میں تقریر کی باقی تقاریر اردو میں ہوئیں۔

مقابلہ میں احمد حسین صاحب حیدر آبادی اول۔ ولی الدین صاحب حیدر آبادی دوم اور محمد عمر صاحب مالاباری سوم آئے۔ ان کو مکرم صدر صاحب نے انعامات دیئے۔

ان کے علاوہ حاضرین میں سے چوہدری سعید احمد صاحب نے نثار احمد صاحب کو، سید محمد شریف صاحب نے گیانی عبد اللطیف صاحب، چوہدری فیض احمد صاحب و چوہدری سکندر خاں صاحب نے احمد حسین صاحب حیدر آبادی کو اور مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے شبیر احمد صاحب کو انعامات دیئے۔

جلسہ کے آخر میں صاحب صدر نے جملہ مقررین کی حوصلہ افزائی اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور ایسی مجالس کے بار بار انعقاد کی خواہش کی اور فوائد بتلائے اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کا بھی اس مجلس کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

وزیر اعلےٰ مشرقی پنجاب کا جواب تہنیت

جناب سردار پرتاپ سنگھ کیروں وزیر اعلیٰ پنجاب کے حالیہ انتخاب میں کامیاب ہونے پر خاکسار نے جماعت احمدیہ کی طرف سے تہنیت نامہ ارسال کیا تھا۔ آپ نے اپنی چٹھی مورخہ ۵ مارچ میں ذیل کا جواب ارسال فرمایا ہے۔　　خاکسار ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ و خارجہ قادیان

میرے عزیز ملک صاحب

پنجاب ودھان سبھا کے لئے میرے منتخب ہونے پر آپ کا تہنیتی مکتوب موصول ہوا۔ بیشک یہ امر عظیم تنظیم اور اعلیٰ نظریات کے سلسلہ میں کی وہ حامل ہے کامرانی کا رنگ رکھتا ہے۔　　آپ کا مخلص پرتاپ سنگھ

اعلان

"مکرم پی پی عبد الرحیم صاحب کدیا کی درخواست پر انہیں مقامی مشن ہاؤس کے لئے مبلغ اڑھائی صد/۲۵۰ روپے کی رقم ارد گرد کی جماعتوں سے فراہم کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ اس کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے۔ عبد الرحیم صاحب کو یا کو صرف ایسے افراد سے چندہ حاصل کرنے کی اجازت ہوگی جو بقایا دار نہ ہوں۔"

ناظر بیت المال قادیان　۲۳/۳/۵۷ء

اعلان

جملہ خریداران کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ آئندہ ہر جمعرات کو اخبار پوسٹ کیا جایا کرے گا۔ اس سے قبل ہفتہ کے روز پوسٹ کیا جاتا رہا ہے۔

(مینیجر بدر)

خبریں

عمان ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سعودی عرب کے شاہ سعود مئی کے پہلے ہفتہ میں اردن کا دورہ کریں گے اور شاہ حسین کے ساتھ عرب اتحاد مشرق وسطیٰ کے مسائل پر تبادلہ خیالات کریں گے۔

دہلی ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر نہرو نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں معاہدہ بغداد کی فوجی کمیٹی میں امریکہ کی شمولیت پر بھی غور کیا۔ اس میں ذرا شبہ نہیں کہ معاہدہ بغداد کی فوجی کمیٹی میں امریکہ کی شمولیت سے ہندوستان کو خوشی نہیں ہے۔ اس معاہدہ کا نتیجہ صرف یہ ہوا ہے کہ عرب ممالک کا اتحاد ختم ہو گیا ہے۔ اور روس مشرق وسطیٰ کے معاملات پر توجہ کرنے لگا ہے۔ اب امریکہ کے فوجی کمیٹی میں شمولیت کے باعث کشیدگی بڑھ جائیگی۔

کراچی ۔ پاکستان کی فوجوں کی پریڈ کے موقع پر جس میں کل پہلی بار پاکستان کے تمام جیٹ طیاروں نے حصہ لیا صدر اسکندر مرزا نے کہا کہ پاکستان صرف اس صورت میں قیام امن کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جب وہ مضبوط اور طاقتور ہو اور اس کے اچھے اور قابل اعتماد دوست ہوں جیسا کہ اسوقت دوست ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی فوجیں قیام امن کا وسیلہ ہیں۔ اور پاکستان کی فوجی طاقت میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

ارناکلم ۔ اپریل کے پہلے ہفتہ میں کیرالا میں جو کمیونسٹ وزارت بن رہی ہے خیال ہے کہ اس میں اس وزارت میں دس وزیر شامل ہوں گے۔ مسٹر تھانو پلائی پرجا سوشلسٹ لیڈر سے کمیونسٹ اپیل کریں گے کہ وہ ان کی حمایت کریں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسٹر تھانو پلائی کو وزارت یا اسمبلی کے سپیکر کا عہدہ پیش کیا جائے۔ یہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا کہ مسٹر تھانو پلائی اس پیشکش کو تسلیم بھی کریں گے یا نہیں۔

خیال ہے کہ کمیونسٹ وزارت میں مسلمانوں کو بھی نمائندگی دی جائے گی۔ اور مس عائشہ بائی کو شامل کیا جائے گا۔

لوک سبھا میں پارٹی پوزیشن

کل نتائج ۔ ۴۱۹

کانگریس ۲۱۴ ۔ کمیونسٹ ۲۳

پی ۔ ایس ۔ پی ۱۷ ۔ جن سنگھ ۲ ۔ آزاد ۶۲

نئی دلی ۔ ۲۳ مارچ ۔ کانگریس کا آئندہ سالانہ اجلاس ۱۸ جنوری سے ۲۰ جنوری ۱۹۵۸ء تک آسام میں ہوگا۔ یہ فیصلہ آج کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس میں کیا۔ ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا آئندہ اجلاس یکم سے ۲ جون ۱۹۵۷ء تک دلی میں بلایا جائے گا۔

سان فرانسسکو ۔ ۲۳ مارچ ۔ کل یہاں پر ساڑھے چار گھنٹے کے اندر اندر چار بار زلزلہ آیا جس نے شہر کو ہلا کر رکھ دیا۔ کہا جاتا ہے کہ گزشتہ تین سال میں اس قدر شدید زلزلہ اس علاقہ میں اب تک نہ آیا تھا۔ چوتھی بار زلزلہ آنے کے بعد شہر کے میئر نے کارپوریشن کی ایک ہنگامی میٹنگ طلب کی۔ زلزلہ کے سبب ایک سو پچاس میل کے علاقہ کے دائرہ میں لوگ مکانوں، دکانوں اور طالب علم اسکولوں سے باہر نکل آئے۔ شہر میں ایک سہ منزلہ عمارت کو نقصان پہونچا۔ دوسرا اور چوتھا زلزلہ شدید تھا۔ جبکہ پہلا اور تیسرا جھٹکا معمولی تھا بندرگاہ پر آتشزدگی کے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ جن میں ایک درجن افراد زخمی ہو گئے۔

دلی ۲۳ مارچ ۔ آج چار ریاستوں میں انتخابی نتائج مکمل ہو گئے۔ اب ایسی ریاستوں کی تعداد سات ہو گئی ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ میسور ۔ پنجاب ۔ کیرالہ آندھرا ۔ آسام ۔ مدراس اور اڑیسہ ۔ بہار میں ۶ نتائج کا اعلان باقی ہے۔ آج آٹھ نتائج کا اعلان کیا گیا۔ سب کانگرس کے قبضہ میں آئیں۔ کامیاب امیدواروں میں سید مقبول بھی شامل ہیں۔ راجستھان اور یوپی میں آج دو دو نتائج کا اعلان ہوا۔ ان سیٹوں پر بھی کانگریس نے قبضہ کر لیا۔ اب راجستھان میں ۲ ۔ اور یوپی میں چار سیٹوں کا نتیجہ باقی ہے۔ کیرالہ میں آخری دو سیٹوں کے نتائج کا اعلان آج کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک سیٹ کمیونسٹ اور دوسری کانگریس پارٹی کے قبضہ میں آئی۔ مغربی بنگال میں ابھی اٹھارہ نتائج باقی ہیں۔ گیارہ نتائج کا آج اعلان کیا گیا۔ آٹھ سیٹیں کانگریس کے قبضہ میں آئیں۔ کانگریسی کامیاب امیدواروں میں ریاستی وزیر جنگلات بھی کامیاب ہو گئے۔ مسٹر اسحاق محمد اور مسٹر لطف الحق بھی شامل ہیں۔

پنجاب سے آج دو نتائج کا اعلان ہوا۔ دونوں میں کانگریس نے قبضہ کر لیا۔ وادی کولو سے اب دو سیٹوں پر انتخاب باقی ہے۔ جو بعد میں ہوگا۔ مدھیہ پردیش میں ایک اور بمبئی میں ۹ سیٹوں کا اعلان باقی ہے۔

نئی دہلی ۔ وزیراعظم مسٹر جواہر لال نہرو نے آج فیڈریشن آف انڈین چیمبر آف کامرس کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا ایٹمی دور میں پہنچ گئی ہے۔ دنیا کے ساتھ ساتھ ہندوستان کو بھی بدلنا ہوگا۔ آج کے دور میں ۱۹ ویں صدی کے طور طریقے نہیں چل سکتے۔ ہمیں دوسروں سے بہت کچھ سیکھنا ہوگا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے مسائل اور حالات کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔

یکم اپریل سے اخبار بدر کے چندہ کی شرح

سالانہ .... چھ روپے

ششماہی ..... ۳ ۔ ۵۰

ممالک غیر سے .... ۷ ۔ ۵۰

فی پرچہ ...... ۱۲ نئے پیسے

(مینیجر بدر)